جمعية احياء التراث الاسلامي
لجنة القارة الهندية

نماز کے مختلف اذکار اور دعائیں
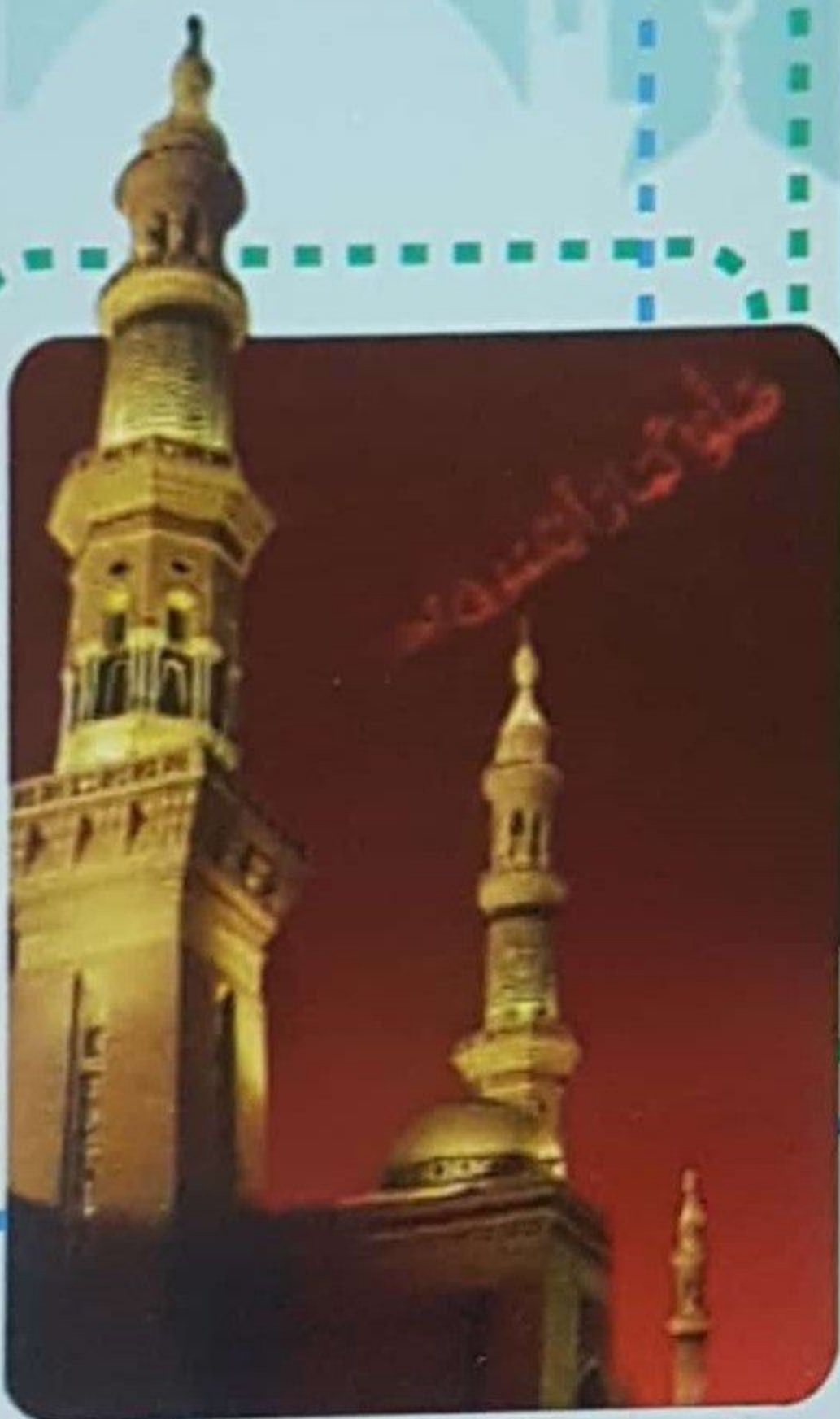
تالیف: فضیلۃ الشیخ طارق بن محمد القطان حفظہ اللہ
ترجمہ: حافظ عبد اللہ سلیم حفظہ اللہ

مرکز دعوة الجاليات كويت
00965 - 24731059 - 22574912/3/4 - Ext. 127-230
www.islamkw.com

نماز کے
مختلف اذکار اور دعائیں

تالیف

فضیلۃ الشیخ طارق بن محمد القطان حفظہ اللہ

ترجمہ

حافظ عبداللہ سلیم حفظہ اللہ

نماز کا خشوع نماز کی روح ہے۔اس کے حصول کے لئے نماز کے اذکار کو بدل بدل کر پڑھنا معاون ہے۔

نماز کے اذکار صحیح احادیث سے ثابت ہیں ان کے مجموعے کا ترجمہ دار ابی الطیب گوجرانوالہ اور مرکز دعوۃ الجالیات کویت نے شائع کیا اور مفت تقسیم کیا ہے۔

اہل ایمان کو یہ تحفہ پی ڈی ایف (PDF) کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اس کی اشاعت کریں اور ثوابِ دارین حاصل کریں

عارف جاوید محمدی عُفِي عنہ

کویت

فہرست

- تقریظ---9
- مقدمہ---11
- شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا نماز میں انواع واقسام کے اذکار کرنے پر تبصرہ --14

فصل اول: انواع واقسام کے اذکارِ نماز

- تکبیر (اللہ اکبر کہنا)----------------------------------15
- استفتاح (نماز شروع کرنے) کی دعائیں ---------------------16
- نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں قراءت -------------------------22
- ① فجر کی دوسنتوں میں قراءت -------------------------22
- ② نمازِ فجر میں کی قراءت -------------------------------24
- ③ ظہر وعصر کی نمازوں میں قراءت----------------------25
- ④ مغرب کی نماز میں قراءت----------------------------26
- ⑤ مغرب کی سنتوں میں قراءت -------------------------27
- ⑥ عشاء کی نماز میں قراءت -----------------------------27
- ⑦ قیام اللیل میں قراءت -------------------------------27
- ⑧ نمازِ وتر میں قراءت ----------------------------------30

- ⑨ نمازِ جمعہ میں قراءت---------------------------------30
- ⑩ عیدین کی نماز میں قراءت------------------------------31
- رکوع کے اذکار --31
- رکوع سے اٹھتے وقت اور اس کے بعد کے اذکار ---------------32
- بعد از رکوع مذکورہ اذکار میں درج ذیل اذکار کا اضافہ -----------34
- سجدے کے اذکار -------------------------------------36
- رات کی نماز کے سجدوں میں اذکار-------------------------39
- دو سجدوں کے درمیان کے اذکار----------------------------40
- تشہد کے مختلف الفاظ--------------------------------------40
- درودِ ابراہیمی---44
- سلام سے پہلے کی دعائیں-----------------------------------47
- سلام---53
- نماز کے بعد مسنون اذکار-----------------------------------54

فصل دوم: نماز کے احکام و مسائل

⊙ پہلی بحث: نماز میں خشوع وخضوع----------------------------58
- خشوع کا مطلب ومفہوم ----------------------------------59
- خشوع وخضوع میں لوگوں کے مختلف مراتب -------------------60
- نماز میں خشوع وخضوع کرنے والوں کے کچھ احوال و واقعات -----62
- نماز میں خشوع کے حصول پر معاون اسباب کون سے ہیں؟ --------68

⊙ دوسری بحث: نماز کی ترغیب ------------------------------71

❖ نماز پنجگانہ کی ترغیب---------------------------------73

⊙ تیسری بحث: باجماعت نماز کا وجوب-------------------------76

❖ ① کتاب اللہ سے باجماعت نماز کی فرضیت کے دلائل ---------76

❖ ② باجماعت نماز کے وجوب پر سنت و حدیث سے دلائل --------78

❖ ③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال سے وجوبِ نماز کے دلائل---------79

❖ باجماعت نماز کے فوائد ---------------------------------80

❖ بغیر کسی عذر کے باجماعت نماز سے پیچھے رہنے والے -----------
کے لیے وعید کا بیان ------------------------------------82

❖ باجماعت نماز کے وجوب سے متعلق ------------------------
فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کے فتاویٰ--------------------84

⊙ چوتھی بحث: صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کا حکم -------------85

❖ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کے بارے میں ----------
علما کے تین اقوال--85

❖ خلاصۂ بحث ---86

⊙ پانچویں بحث: تارکِ نماز کا حکم------------------------------86

⊙ چھٹی بحث: نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ -------------------90

❖ نماز کے بعد مسنون اذکار---------------------------------99

❖ سنتوں کا بیان ---99

❑ خاتمہ ---101

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے، تعریف بہت زیادہ، جس نے اپنی کتابِ محکم میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الأحزاب: ٣٥]

''اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

اور درود و سلام ہوں اس کے اس بندے اور رسول پر جسے جہانوں کے لیے خوش خبری دینے والا، ڈرانے والا، اللہ کی طرف بلانے والا اس کے اذن و حکم سے، اور روشنی کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا۔ نیز ان کی آل اور نہایت پاک باز تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر درود و سلام ہوں۔ اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ [البقرة: ١٥٢]

''سو تم مجھے یاد کرو، میں تمھیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری مت کرو۔''

نیز اس نے فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ [الذاريات: ٥٦]

’’اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔‘‘

بندے کے احوال میں سے افضل حالت وہ ہے جب وہ رب العالمین کا ذکر کر رہا ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے منقول صحیح اذکار کرنے میں مشغول ہوتا ہے۔ علما نے اذکارِ نبویہ اور دن رات کے اعمال و وظائف پر بہت سی معروف کتابیں تصنیف کی ہیں جو عاملین کے لیے منقول اذکار و ادعیہ سے آگاہی میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

جب مجھے اپنے فاضل بھائی طارق القطان حفظہ اللہ کی اذکارِ نماز کے بارے میں لکھی گئی کتاب کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا تو میں نے اسے بہت نفع مند اور انواع و اقسام اور نئی نئی دعاؤں اور اذکار کی رغبت رکھنے والے قاری کے لیے ایک یاددہانی اور آگاہی کا ذریعہ سمجھا۔ لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعے لوگوں کو نفع پہنچائے۔ وصلى الله على نبينا وآله وصحبه وسلم.

محمد الحمود النجدی

١٧۔١٠۔١٤٢٣ھ

٢١۔١٢۔٢٠٠٢ء

مقدمہ

سب تعریف اس اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ [البقرة: ۲۳۸]

''اور اللہ کے لیے فرماں بردار ہو کر کھڑے رہو۔''

اسی اللہ نے نماز کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴾ [البقرہ: ٤٥]

''اور وہ یقیناً بہت بڑی ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر۔''

محمد رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام ہوں، نیز آپ ﷺ کی آل اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر۔ وبعد!

بلاشبہ نماز دین کے عملی ارکان میں سے سب سے بڑا رکن ہے اور اس نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنا شرعی مقاصد سے ہے۔ جب اللہ کے دشمن ابلیس نے اولادِ آدم کو گمراہ کرنے اور انھیں فتنے میں مبتلا کرنے کا کام اپنے ذمے لیتے ہوئے کہا تھا:

﴿ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ﴾ [الأعراف: ۱۷]

''پھر میں ہر صورت ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان

کی دائیں طرفوں سے اور ان کی بائیں طرفوں سے آؤں گا۔''

تو اس سلسلے میں اس کی سب سے بڑی تدبیر یہ ٹھہری کہ وہ لوگوں کو مختلف وسائل کے ذریعے نماز سے گمراہ کر دے اور ان کی نماز میں ایسے وسوسے پیدا کر دے جن سے ایک طرف تو وہ اس عبادت کی لذت سے محروم ہو جائیں اور دوسری طرف اپنے اجر وثواب کو ضائع کر لیں۔ جب خشوع ہی وہ سب سے پہلی چیز ٹھہری جو زمین سے اٹھا لی جائے گی، جب کہ ہم آخری زمانے میں ہیں، تو ہم پر حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قول منطبق ہو گیا:

''اپنے دین میں سے سب سے پہلی چیز جو تم گم کرو گے وہ خشوع ہے اور تمھارے دین کی آخری گم ہونے والی چیز نماز ہو گی، کئی نمازی ایسے ہیں جن میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے، قریب ہے کہ تم کسی جامع مسجد میں داخل ہو جب کہ تم کو ان میں سے خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے والا ایک شخص بھی نہ ملے۔''

سہل نے کہا: ''جس کا دل خشوع کرے گا، شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔'' (المدارج: ۵۲۱/۱)

انسان کو اپنے نفس کی طرف سے جس چیز کا سامنا ہے اور وہ اپنے آس پاس جو کثرت کے ساتھ شکایت سنتا ہے وہ نماز میں وسوسوں ہی کا قضیہ اور اس میں خشوع وخضوع کے فقدان کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلے نے اس ضرورت کو جنم دیا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے منقول مختلف قسم کے اذکارِ نماز ہوں، اس لیے کہ انواع واقسام کے اذکار ہمارے اندر نماز کا شعور بیدار کرتے ہیں اور ہمیں نماز میں غور وتدبر کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ کبھی اِس ذکر کے ساتھ تو کبھی

اُس ذکر کے ساتھ۔ اس طرح ہم ایک طرف خشوع وخضوع سے بہرہ مند ہوتے ہیں تو دوسری طرف نبی مکرم ﷺ کی سنت کی موافقت ہمارا مقدر بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بہت بڑا فضل وکرم ہے کہ اس نے نماز میں پڑھنے کو ہمارے لیے بہت سے اذکار مہیا اور میسر کیے ہیں۔ میرا یہ اعتقاد درج ذیل اسباب کی پیداوار ہے:

① تا کہ مختلف اذکار کی وجہ سے ہمیں ملال و اکتاہٹ کا شعور نہ ہو۔
② مسلسل ایک ہی ذکر کی وجہ سے ہمیں اکتاہٹ محسوس نہ ہو۔
③ عبادت کا شعور بیدار ہو۔
④ تا کہ نماز عبادت کے بجائے عادت نہ بن جائے۔
⑤ اس میں بندہ عبادت کی حقیقی لذت سے آشنا اور خشوع وخضوع سے بہرہ ور ہو۔
⑥ سنت کا دامن نہ چھوٹنے پائے۔
⑦ ان سب سے بڑی چیز یہ کہ ہمارے نبی مکرم ﷺ کی سنت کا احیاء ہوتا رہے۔

لہٰذا آئندہ صفحات میں بکھرے ہوئے مختلف اذکارِ نماز میرے لیے اور میرے مسلمان بھائیوں کے لیے ایک نصیحت و یاد دہانی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس کتابچے سے ہمیں مستفید کرے اور ہمارے اس عمل کو اپنے خلوص کی دولت سے مالا مال کر دے اور اس میں موجود خیر و بھلائی کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی توفیق ارزاں کر دے۔ یقیناً وہ ہی اس کا صاحب اور اس پر قادر ہے۔

اخوکم فی اللہ

طارق بن محمد القطان

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا
نماز میں انواع واقسام کے اذکار کرنے پر تبصرہ

نماز میں بدل بدل کر مختلف اذکار کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ مبادا انسان ایک ہی قسم کا ذکر کرتے ہوئے عمر گزار دے۔اس لیے کہ جب انسان ایک ہی قسم کا ذکر مسلسل کرتا رہے گا تو اس کا اس قسم کے ذکر کو ادا کرنا گویا ایک عادت بن کر رہ جائے گا۔اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کسی وقت وہ غافل بھی ہو تو بھی وہ یہ پڑھ رہا ہو گا، اگرچہ وہ غیر ارادی طور پر ہی ہو، اس لیے کہ یہ اس کی عادت بن چکا ہے۔ چنانچہ جب وہ مختلف انواع واقسام کے اذکار پڑھے گا اور کبھی ایک تو کبھی دوسرا ذکر کرے گا تو اس سے اسے حضورِ قلب جیسی نعمت حاصل ہو گی اور وہ جو کچھ پڑھے گا، فہم و فراست کے ساتھ پڑھے گا۔ انتھی کلامہ رحمہ اللہ.

فصل 1

انواع واقسام کے اذکارِ نماز

تکبیر (اللہ اکبر کہنا):

نبی مکرم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ "الله أكبر" کہہ کر نماز کا آغاز کرتے۔ (رواہ مسلم)

① کبھی تو اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ (رواہ البخاري والنسائي)

② اور کبھی اللہ اکبر کہنے کے بعد رفع الیدین کرتے تھے۔ (رواہ البخاري والنسائي)

③ اور کبھی اللہ اکبر کہنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ (رواہ البخاري و أبو داود)

④ آپ ﷺ رفع الیدین کرتے وقت اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے تھے۔ (رواہ البخاري والنسائي)

⑤ اور کبھی رفع الیدین اس طرح کرتے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر کانوں کی لو کے برابر کرتے۔ (رواہ البخاري و أبو داود)

استفتاح[1] (نماز شروع کرنے) کی دعائیں:

① «اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ» (رواه البخاري و مسلم)

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری کر دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی ہوئی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔''

② «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَاشَرِيْكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ جَمِيْعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ

[1] استفتاح کی حکمت یہ ہے کہ نمازی اس اللہ کی عظمت کا استحضار کرے جس کے سامنے وہ کھڑا ہے۔ چنانچہ وہ اس کے لیے خشوع کرے اور اِدھر اُدھر کی حرکات سے حیا کرے۔

عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ من هَدَيْتَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ» (رواه مسلم و أبو داود)

''میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، یک طرفہ اور فرماں بردار ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔ بلاشبہہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا۔ مجھے میرے سارے گناہ بخش دے، اس لیے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا اور مجھے سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت دے، کیوں کہ سب سے اچھے اخلاق کی ہدایت تیرے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا اور برے اخلاق مجھ سے ہٹا دے، اس لیے کہ مجھ سے برے اخلاق تیرے علاوہ کوئی نہیں دور کر سکتا۔ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور بھلائی سب تیرے ہاتھوں میں ہے اور برائی تیری طرف نہیں، ہدایت یافتہ وہی ہے جسے تو ہدایت دے، میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف ہوں، تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ اور ٹھکانا نہیں مگر تیرے ہی پاس، تو برکت والا اور

بلند ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

③ «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ» (رواه أبو داود والحاكم وصححه)

''پاک ہے تو اے اللہ! اور اپنی تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔''

④ «اَللّٰهُ أَكْبَر كَبِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا» [1] (رواه مسلم)

''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ اور میں اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں صبح وشام۔''

⑤ «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكًا فِيْهِ» [2] (رواه مسلم)

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ تعریف پاکیزہ جس میں برکت کی گئی ہے۔''

نبی مکرم ﷺ جب رات کی نماز پڑھتے تو مندرجہ ذیل دعاؤں کے ساتھ نماز شروع کرتے:

① «اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ، وَمِيكَائِيْلَ، وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ

[1] ایک صحابی نے اس دعا کو نماز کے شروع میں پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان کلمات سے تعجب ہوا ہے کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔''

[2] ایک اور صحابی نے شروع نماز میں یہ دعا پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بارہ فرشتوں کو اس کی طرف لپکتے دیکھا کہ کون ان کو لے کر اللہ کے حضور پہنچتا ہے؟''

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» (رواه مسلم)

''اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں وزمین کے پیدا کرنے والے! غائب وحاضر کو جاننے والے! اپنے بندوں کے درمیان تو ہی فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے، حق کی جن باتوں میں اختلاف ہو گیا ہے تو اپنے حکم کے ساتھ ان میں مجھے ہدایت دے، یقیناً تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔''

② « كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُسَبِّحُ عَشْرًا، وَيُهَلِّلُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا، وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، وَعَافِنِيْ عَشْراً، وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضِّيقِ يَوْمَ الْحِسَابِ عَشْراً» (رواه أحمد والطبراني في الأوسط بسند صحيح)

''نبی مکرم ﷺ دس مرتبہ "الله أكبر" (اللہ سب سے بڑا ہے) کہتے۔ دس ہی مرتبہ "الحمد لله" (سب تعریف اللہ کے لیے ہے) کہتے۔ دس بار "سبحان الله" (اللہ پاک ہے) کہتے۔ دس مرتبہ "لا إله إلا الله" (اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں) کہتے۔ دس بار "أستغفر الله" (میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں) کہتے۔ دس ہی مرتبہ یہ پڑھتے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، وَعَافِنِيْ" (اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے اور مجھے عافیت دے) اور دس بار یہ کہتے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضِّيْقِ يَوْمَ الْحِسَابِ" (اے اللہ! میں حساب کتاب کے دن تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

③ **تین مرتبہ** « اللّٰهُ أَكْبَرُ ذُوْ الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ » (رواه الطيالسي و أبي داود بسند صحيح)

"اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑے ملک والا، بہت بڑی قدرت اور طاقت والا اور بڑائی اور عظمت والا ہے۔"

④ « وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ » (رواه مسلم)

"میں نے اپنے آپ کو اُس ذات کی طرف متوجہ کیا، جس نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا، یکسو ہو کر اور فرماں بردار ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی اور میری زندگی و موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں اوّلین مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، تو پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں۔"

⑤ « وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ

وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ وَأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ، وَلَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِيْ سَيِّئَ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ، لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ» (رواه النسائي)

''میں نے یکسو اور تابع فرمان ہو کر اپنے آپ کو اُس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز وقربانی اور زندگی و موت اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں اوّلین مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی ہدایت فرما، مجھے تیرے سوا کوئی بھی ان کی طرف راہنمائی نہیں فرما سکتا اور تو مجھے برے اخلاق اور برے اعمال سے بچا، مجھے ان کی برائی سے تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔''

نبی مکرم ﷺ کی نماز میں قراءت

① فجر کی دو سنتوں میں قراءت:

رسول اللہ ﷺ فجر کی دونوں سنتوں میں نہایت ہلکی قراءت فرماتے، یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''مجھے شبہہ گزرتا کہ شاید نبی مکرم ﷺ نے سورۃ الفاتحہ بھی نہیں پڑھی۔''(رواه البخاري و مسلم)

رسول اللہ ﷺ بعض اوقات فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں سورۃ الفاتحہ کے بعد (قرآن مجید کی) آیت:

﴿ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴾ [البقرة: ١٣٦]

''کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد کی طرف اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔''

آخر تک پڑھتے تھے۔ اور دوسری میں (سورت آل عمران کی آیت):

﴿قُلْ يَاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾

[آل عمران: ٦٤]

''کہہ دے اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان برابر ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو کہہ دو گواہ رہو کہ بے شک ہم فرماں بردار ہیں۔''

آخر تک پڑھتے اور کبھی اس آیت کے بدلے آیتِ کریمہ:

﴿فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۗ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾

[آل عمران: ٥٢]

''پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر محسوس کیا تو اس نے کہا کون ہیں جو اللہ کی طرف میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ ہو جا کہ بے شک ہم فرماں بردار ہیں۔''

تلاوت فرماتے تھے۔ (رواہ مسلم)

رسول اللہ ﷺ بعض اوقات فجر کی دو سنتوں میں سے پہلی میں (سورت) ﴿قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور دوسری میں (سورت) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی تلاوت کرتے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''یہ دو سورتیں (سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص) کتنی اچھی ہیں۔'' (رواه ابن ماجه وابن حبان بسند صحيح)

② نمازِ فجر میں کی قراءت:

رسول اللہ ﷺ نمازِ فجر میں سورۃ الواقعہ، الطّور، قٓ، التکویر، الروم، یٰسٓ، الصافات، المؤمنون، السجدۃ، الدھر، الزلزال اور طوالِ مفصل[1] سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ پہلی رکعت میں لمبی قراءت کرتے تھے اور دوسری رکعت میں اس سے کم قراءت کرتے تھے۔ آپ ﷺ تقریباً ساٹھ سے کچھ اوپر آیات تلاوت فرماتے تھے۔ اس حدیث کے ایک راوی کا بیان ہے: ''مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ ایک رکعت میں (ساٹھ سے کچھ اوپر آیات) تلاوت کرتے یا دونوں میں۔'' (رواہ البخاري و مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فجر کی نماز میں دونوں رکعات میں (سورت) ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ﴾ پڑھی۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ بھول گئے تھے یا عمداً اس کی یوں قراءت کی تھی۔[2] (رواہ أبو داود بسند صحیح)

ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم ﷺ نے نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں

---

[1] مفصل ان چھوٹی سورتوں کو کہتے ہیں جو مثانی سورتوں کے بعد شروع ہوتی ہیں۔ ان کو مفصل اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے ان کے درمیان "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کا فاصلہ آتا رہتا ہے۔ مفصل سورتیں تین قسم کی ہیں: طوالِ مفصل، اوساطِ مفصل اور قصارِ مفصل۔ جہاں تک طوالِ مفصل سورتوں کا تعلق ہے تو وہ سورت قٓ یا سورۃ الحجرات سے لے کر سورۃ النبا یا سورۃ البروج تک ہیں۔ پھر اوساطِ مفصل سورۃ النبا یا سورۃ البروج سے لے کر سورۃ الضحیٰ یا سورۃ البینۃ تک ہیں۔ رہی قصارِ مفصل تو وہ سورۃ الضحیٰ یا سورۃ البینۃ سے لے کر آخر قرآن تک ہیں۔ علی خلاف في ذلك

[2] شیخ البانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بظاہر یہ ہی ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی مشروعیت کی خاطر عمداً یہ فعل سرانجام دیا تھا۔

سورۃ الفلق ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور دوسری میں سورۃ الناس ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کی تلاوت کی۔ (رواہ أحمد، صحیح ابن خزیمۃ)

③ ظہر وعصر کی نمازوں میں قراءت:[1]

رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تقریباً تیس آیاتِ کریمات پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ بعض اوقات ظہر وعصر میں سورت ﴿وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ﴾ اور ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ﴾ اور ان کی مثل سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ (رواہ أبو داود بسند صحیح) آپ ﷺ ان دونوں نمازوں کی پہلی پہلی رکعت لمبی کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر کرتے۔ (رواہ البخاري و مسلم)

رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں[2] تقریباً تیس آیات تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں میں پہلی دو سے کم، تقریباً ان سے نصف قراءت فرماتے اور بعض اوقات ان آخری دو رکعتوں میں صرف سورت فاتحہ کی قراءت پر اکتفا کرتے۔ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کی تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں میں پہلی دو سے کم، تقریباً ان سے نصف قراءت فرماتے۔ (رواہ مسلم)

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں نماز ظہر میں سورۃ اللیل ﴿وَالَّيْلِ اِذَا

---

[1] فائدہ: سوال پیدا ہوتا ہے کہ ظہر وعصر کی نمازیں تو سری ہیں، ان میں کی جانے والی قراءت کا علم کیسے ہوا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سری نمازوں میں سری قراءت اور جہری نمازوں میں جہری قراءت سنت ہے واجب نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ظہر وعصر میں جہری قراءت کرنا اس بات پر محمول ہوگا کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دینے کی خاطر ایسا کیا اور تعلیم کے لیے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[2] رسول اللہ ﷺ کبھی کبھار ان کو کوئی آیت سنا دیتے۔ (رواہ البخاري و مسلم)

يَغۡشٰى ﴾ کی قراءت کا ذکر بھی آیا ہے۔(رواه أبو داود)

ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور امام ترمذی نے اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر میں (سورت) ﴿ اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ﴾ اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔'' (رواه الترمذي، صحيح ابن خزيمة)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ ظہر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ الاعلیٰ ﴿سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى ﴾ اور سورۃ الغاشیہ ﴿هَلۡ اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ﴾ کی ترنم کے ساتھ تلاوت کی آواز سنتے۔(رواه النسائي، صحيح ابن خزيمة)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نمازِ ظہر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت لقمان اور سورۃ الذاریات پڑھیں۔

جب سورج ڈھل جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر ادا فرماتے جس میں ﴿ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ﴾ جیسی سورتیں پڑھتے۔ اسی طرح نمازِ عصر اور دوسری نمازوں میں بھی کرتے سوائے نمازِ فجر کے۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل قراءت فرماتے تھے۔(سنن أبي داود، سنن النسائي، صحيح ابن خزيمة)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر وعصر میں ﴿ وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ﴾ اور ﴿ وَالشَّمۡسِ وَضُحٰٮهَا ﴾ جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔(صحيح ابن خزيمة)

④ مغرب کی نماز میں قراءت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں بعض اقات تو قصارِ مفصل سورتیں پڑھتے۔(رواه البخاري) اور کبھی کبھار طوالِ مفصل اور اوساطِ مفصل کی بھی تلاوت فرما لیتے۔ اور کبھی سورۃ الطور، المرسلات اور الاعراف بھی پڑھتے۔(رواه البخاري)

اسی طرح کبھی سورۃ الانفال بھی پڑھ لیتے۔ (رواه الطبراني في الكبير بسند صحيح) ایک سفر کے دوران میں آپ ﷺ نے مغرب کی نماز کی دوسری رکعت میں سورت ﴿ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴾ پڑھی۔ (رواه أحمد بسند صحيح)

⑤ مغرب کی سنتوں میں قراءت:

نبی مکرم ﷺ مغرب کے بعد والی دو سنتوں میں سے پہلی رکعت میں سورت ﴿ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ اور دوسری میں سورت ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ پڑھتے تھے۔ (رواه النسائي بسند صحيح)

⑥ عشاء کی نماز میں قراءت:

رسول اللہ ﷺ عشا کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اوساطِ مفصل سورتیں پڑھتے تھے۔ (رواه أحمد بسند صحيح) اور کبھی سورت ﴿ وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴾ اور اس کی مثل سورتیں پڑھتے تھے۔ (رواه أحمد بسند حسن) اور کبھی سورت ﴿ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ کی تلاوت کرتے اور اس میں سجدۂ تلاوت بھی کرتے۔ (رواه البخاري)

آپ ﷺ نے دورانِ سفر میں عشا کی نماز کی پہلی رکعت میں کبھی سورت ﴿ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴾ کی بھی تلاوت کی۔ (رواه البخاري)

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو کہا تھا: جب لوگوں کو امامت کراؤ تو ﴿ وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴾ اور ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴾ اور ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴾ اور ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ پڑھا کرو۔ (رواه البخاري و مسلم)

⑦ قیام اللیل میں قراءت:

نمازِ تہجد میں رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ کبھی جہری قراءت کرتے

تو کبھی مخفی۔ (رواه البخاري)

آپ ﷺ کبھی تو رات کی نماز میں مختصر قراءت کرتے اور بعض اوقات اتنی لمبی قراءت فرماتے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک رات میں نے نبی مکرم ﷺ کے پیچھے رات کی نماز ادا کی، آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ میں نے ایک ناپسندیدہ کام کا ارادہ کر لیا۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کس بات کا ارادہ کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کو (اکیلے ہی قیام کی حالت میں) چھوڑ دوں۔ (رواه البخاري)

آپ ﷺ کے لمبے قیام ہی کی وجہ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قیام ترک کر کے بیٹھ جانے کا ارادہ کیا۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی مکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے سورت بقرہ کا آغاز فرمایا، میں نے دل میں کہا کہ آپ ﷺ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے، مگر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ میں نے کہا کہ آپ ﷺ اسے پوری رکعت میں پڑھیں گے، آپ ﷺ آگے پڑھتے گئے، میں نے سوچا کہ اسے پڑھ کر رکوع کریں گے، مگر آپ ﷺ نے سورت نساء شروع کر دی۔ آپ ﷺ نے وہ پوری پڑھی، پھر آل عمران شروع کر دی، اس کو پورا پڑھا۔ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر قراءت فرماتے رہے، جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہے تو سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کرنے والی آیت پڑھتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے

تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع فرمایا۔ (رواہ مسلم)

ایک رات بیمار ہونے اور درد میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ ﷺ نے قیام اللیل میں سات لمبی سورتوں کی تلاوت فرمائی۔ [1] (رواہ الحاکم وصححہ)

آپ ﷺ کبھی ہر رکعت میں (سات لمبی سورتوں) میں سے کوئی سورت پڑھتے تھے۔ (رواہ أبو داود بسند صحيح)

بعض اوقات آپ ﷺ ہر رکعت میں پچاس یا اس سے کچھ زائد آیات پڑھتے اور کبھی آپ ﷺ سورت ﴿يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ کے برابر قراءت فرماتے۔ (رواہ البخاري)

نیز آپ ﷺ ہر رات سورت بنی اسرائیل، [2] اور سورة الزمر پڑھتے۔ (رواہ أحمد بسند صحيح)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں: میں نہیں جانتی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو اور نہ ہی آپ ﷺ نے کسی رات صبح تک نماز پڑھی اور نہ رمضان کے سوا کبھی پورے مہینے کے روزے رکھے۔ (رواہ مسلم والنسائي)

لہٰذا آپ ﷺ تین راتوں سے کم میں قرآن مجید نہ پڑھتے۔ (رواہ ابن سعد)

آپ ﷺ ساری رات نماز نہ پڑھتے۔ (رواہ مسلم)

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جس شخص نے دس آیتوں سے قیام

---

[1] قرآن مجید کی وہ سات لمبی سورتیں درج ذیل ہیں: البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف اور التوبہ۔

[2] سورت الاسراء

کیا وہ غافلوں میں شمار نہیں ہوتا اور جو سو آیتوں سے قیام کرے وہ ''قانتین'' (عابدین) میں لکھا جاتا ہے اور جو ہزار آیتوں سے قیام کرے وہ ''مقنطرین'' (بے انتہا ثواب جمع کرنے والوں) میں لکھا جاتا ہے۔'' (رواہ أبو داود بسند صحیح)

⑧ نمازِ وتر میں قراءت:

رسول اللہ ﷺ نمازِ وتر کی پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾، دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے۔ (رواہ النسائي بسند صحیح)

آپ ﷺ کبھی وتر کی تیسری رکعت میں سورت ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کے ساتھ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کی قراءت کا اضافہ فرماتے تھے۔ (رواہ الترمذي والحاکم وصححہ)

رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ وتر کی ایک رکعت میں سورت نساء کی سو آیات پڑھیں۔ (رواہ النسائي بسند صحیح)

⑨ نمازِ جمعہ میں قراءت:

رسول اللہ ﷺ نمازِ جمعہ کی پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔ (رواہ مسلم)

آپ ﷺ کبھی نمازِ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری میں سورت ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ (سورۃ المنافقون) پڑھتے اور کبھی سورت منافقون کے بدلے سورت ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ (سورۃ الغاشیہ) پڑھتے۔ (رواہ مسلم)

⑩ عیدین کی نماز میں قراءت:

رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز میں کبھی تو پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغٰشِيَةِ﴾ پڑھتے۔ (رواہ مسلم)

اور کبھی پہلی رکعت میں سورت ﴿قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ (سورت ق) اور دوسری رکعت میں سورت ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ (سورۃ القمر) پڑھتے۔ (رواہ مسلم)

رکوع کے اذکار:[1]

رسول اللہ ﷺ نماز کے اس رکن رکوع میں انواع و اقسام کے اذکار اور دعائیں پڑھتے تھے، کبھی اِس قسم کا ذکر اور کبھی اُس قسم کی دعا جو درج ذیل ہیں:

① تین مرتبہ «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» ''پاک ہے میرا رب عظمت والا۔'' (رواہ أحمد بسند صحيح)

② تین ہی مرتبہ «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ» ''پاک ہے میرا رب عظمت والا اپنی حمد کے ساتھ۔'' (رواہ أبو داود بسند صحيح)

③ «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ» (رواہ مسلم)
''فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا رب نہایت پاک ہے۔''

④ «اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، أَنْتَ رَبِّيْ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ، وَمَا

[1] **نوٹ**: بعض نمازی رکوع کے دوران میں اپنے قدموں یا ان کے آس پاس نگاہ رکھتے ہیں، جب کہ صحیح یہ ہے کہ نمازی جب رکوع کرے تو اپنے سجدے والی جگہ پر نگاہ رکھے۔

اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِيْ، لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» (رواہ مسلم)

''اے اللہ! میں تیرے ہی لیے جھکا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرماں بردار بنا، تو ہی میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈیاں، میرے پٹھے اور (وہ جسم) جسے میرے قدم اٹھائے ہوئے ہیں، تجھ رب العالمین ہی کے لیے ڈر کر عاجز ہو گئے۔''

۵ «سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ» (رواہ البخاري)

''پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے پروردگار اور اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

۶ «سُبْحَانَ ذِيْ الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ»

''پاک ہے تمام قوّتوں، بادشاہتوں اور ملکیتوں، کبریائی اور عظمتوں والا۔''

۷ «اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَلَكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، أَنْتَ رَبِّيْ، خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ»

''اے اللہ! میں تیرے لیے رکوع کرتا ہوں، تجھی پر ایمان رکھتا ہوں، تیرا فرماں بردار ہوں اور تجھ پر توکل کرتا ہوں۔ تو میرا پروردگار ہے۔ میرے کان، آنکھیں، خون، گوشت، ہڈیاں اور اعصاب تمام جہانوں کے پروردگار کے لیے جھکے ہوئے ہیں۔''

رکوع سے اٹھتے وقت اور اس کے بعد کے اذکار:[1]

رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

[1] فائدہ: کیا نماز کی کسی ایک جگہ یا کسی ایک رکن میں ایک سے زیادہ اذکار یا دعائیں ←

حَمِدَهُ)) ''اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔'' (رواه البخاري و مسلم) پھر کہتے:

مشروع ہیں؟ تو اس سلسلے میں حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے ''جلاء الإفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام ﷺ'' (ص: ۱۹) میں لکھا ہے: ''نمازی اگر چاہے تو کبھی یہ ذکر پڑھ لے تو کبھی وہ دعا۔ اسی طرح جب وہ رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو چاہے ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد)) پڑھ لے، چاہے ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد)) پڑھے اور اگر چاہے تو ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد)) پڑھ لے۔ اس کے لیے ان تمام اذکار کو جمع کر کے اکٹھا پڑھنا مستحب نہیں ہے ....الخ''

شیخ البانی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''صفة الصلاة النبي ﷺ'' (ص: ۱۳۴) میں یوں رقم طراز ہیں: انھوں (اہلِ علم) نے اس سلسلے میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ اپنی کتاب زاد المعاد میں اس بارے میں متردد ہیں، جب کہ امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الاذکار'' میں پہلے موقف کو قطعی طور پر اختیار کیا ہے اور کہا ہے: ''افضل یہ ہے کہ اگر اس کے لیے ممکن ہو تو ان تمام اذکار کو جمع کر کے پڑھے۔ ایسے ہی لائق و مناسب یہ ہے کہ وہ تمام مواقع کے اذکار بجا لائے۔'' ابو الطیب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''نزل الابرار'' (ص: ۸۴) میں اس موقف کا تعاقب کرتے ہوئے کہا ہے: ''کبھی یہ پڑھے تو کبھی وہ، تمام اذکار کو جمع کر کے پڑھنے کی کوئی دلیل مجھے نہیں ملی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کسی ایک رکن میں ان اذکار کو جمع نہیں کرتے تھے، بلکہ کبھی کوئی ایک پڑھتے تو کبھی کوئی دوسرا، لہٰذا اس سلسلے میں آپ ﷺ کی اتباع کرنا نیا طریقہ ایجاد کرنے سے بہتر ہے .....الخ۔''

ان شاء اللہ یہی موقف برحق ہے۔ ایک بات یہ ہے کہ نماز کے ان ارکان وغیرہ کو اتنا لمبا کرنا کہ وہ قیام کے برابر ہو جائیں، صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ جس کا بیان آئندہ صفحات میں ہوگا۔ لہٰذا جب نمازی اس سنت میں آپ ﷺ کی اقتدا کرنا چاہے تو اس کے لیے تمام اذکار و ادعیہ کو جمع کر کے پڑھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے، جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ کا موقف ہے اور اسے ابن النصر نے ''قیام اللیل'' (ص: ۷۶) میں ابن جریج عن عطا سے روایت کیا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ان ارکان کو لمبا کرنے کے لیے اذکار کو تکرار سے پڑھے، کیوں کہ یہ تکرار بعض اذکار کے بارے میں نص سے ثابت ہے اور یہی سنت کے زیادہ قریب طریقہ ہے۔ واللہ اعلم

① «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد» ''اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔'' (رواه البخاري و مسلم)

② «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد» ''اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تمام تعریف ہے۔'' (رواه البخاري و مسلم)

③ «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد» ''اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔'' (رواه البخاري)

④ «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَك الْحَمْد» ''اے اللہ! اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تمام تعریف ہے۔'' (رواه البخاري)

بعد از رکوع مذکورہ اذکار میں درج ذیل اذکار کا اضافہ:[1]

① «مِلْءُ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ» (رواه مسلم و أبو عوانة)

''(اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے) جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے بھر جائے۔''

② «مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ» (رواه مسلم و أبو عوانه)

[1] بعض لوگوں کا اس موقع پر ''ربنا ولك الحمد والشكر'' کا اضافہ کرنا غلط ہے، اس لیے کہ یہ نبی مکرم ﷺ سے ثابت نہیں۔

''(اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے) آسمانوں کے بھراؤ کے برابر اور زمین کے بھراؤ کے برابر اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو اس کے بعد چاہے۔ اے تعریف و بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی وہ یہ ہے، جب کہ ہم سارے تیرے بندے ہیں، اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی شان والے کو اس کی شان تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔''

③ «رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْداً كَثِيراً طَيِّباً مُبارَكًا فِيهِ، مُبارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى» (رواه البخاري)

''اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے، جیسے ہمارا رب پسند فرمائے اور جس پر راضی اور خوش ہو۔''

④ «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ»

''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی۔ اے اللہ ہمارے ربّ! ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، زمین و آسمان کی پہنائیوں کے برابر اور ان کے بعد جس چیز کے برابر تو چاہے۔''

⑤ « سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْأَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ

بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»

''اللہ نے اس کی سن لی، جس نے اس کی حمد بیان کی۔ اے اللہ ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ زمین و آسمان کی پہنائیوں کے برابر اور ان کے مابین والے خلاؤں کے برابر، اور ان کے بعد جس کے برابر تو چاہے۔ تو ثنا و مجد کا اہل ہے۔ جسے تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا۔ اور کسی دولت مند کی دولت تیرے مقابلے میں اس کے کسی کام نہیں آ سکتی۔''

٦ «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ»

'' اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف بیان کی۔ اے اللہ ہمارے رب! تیرے لیے تعریف ہے۔ میرے ربّ ہی کے لیے ہے ہر قسم کی تعریف ہے۔''

آپ ﷺ ''لِرَبِّيَ الْحَمْدُ'' کو اتنی مرتبہ دہراتے کہ آپ ﷺ کا قومہ اتنا لمبا ہو جاتا جتنا کہ آپ نے اس رکعت کا قیام کیا ہوتا اور اس رکعت کے قیام میں آپ ﷺ نے پوری سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی ہوتی۔

سجدے کے اذکار:[1]

١ تین مرتبہ «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى» (رواه أحمد بسند صحيح)

[1] سجدے میں سات اعضا: ناک سمیت پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں ←

''میرا سب سے بلند پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے۔''

② تین ہی مرتبہ «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَبِحَمْدِهِ»

(رواه أبو داود بسند صحيح)

''پاک ہے میرا رب! سب سے بلند اور اپنی تعریف کے ساتھ۔''

③ «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ» (رواه مسلم وأبو عوانه)

''فرشتوں اور روح (جبریل) کا پروردگار نہایت ہی پاک ہے۔''

④ «سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ»

(رواه البخاري و مسلم)

''پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

⑤ «اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّيْ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ» (رواه مسلم و أبو عوانة)

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرمانبردار بنا اور تو ہی میرا رب ہے، میرے چہرے نے اس ہستی کے لیے سجدہ کیا، جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی اور اس کی اچھی صورت بنائی، اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے (ان کو کھولا) برکت والا ہے اللہ جو تمام بنانے والوں سے اچھا ہے۔''

← قدموں کے پنجوں کو زمین پر ٹکانا واجب ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ (رواه البخاري)

٦ «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ» (رواه مسلم و أبو عوانة)

''اے اللہ! مجھے میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے۔''

٧ « سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ، وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ، وَأَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، هَذِهِ يَدِيْ وَمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ »

(مسند أبي يعلىٰ، المستدرك للحاكم)

''تجھے سجدہ کیا میرے جسم اور میری جان (خیال) نے اور تجھ پر ایمان لایا میرا دل، میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں ۔ یہ ہوں (سر بہ سجود) مَیں، میرے ہاتھ اور جو کچھ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیے (یہ سب تو ہی معاف کرنے والا ہے)۔''

٨ « سُبْحَانَ ذِيْ الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ »

''پاک ہے تو اے جبروت و ملکوت (قوتوں اور ملکیتوں) والے، اے عظمت و کبریائی کے مالک!''

٩ « اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا (وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا) وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ تَحْتِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ أَمَامِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا، (وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا) وَأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا»

''اے اللہ! میرے دل (و زبان) اور کانوں میں نور بھر دے۔ اے

اللہ! میری دائیں جانب نور بکھیر دے۔ میری بصارت میں نور ڈال دے۔ میرے نیچے، میرے اوپر، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے آگے، میرے پیچھے ہر طرف نور ہی نور کر دے (میرے نفس میں بھی نور پیدا فرما دے) اور میرے لیے نور کو زیادہ کر دے۔''

رات کی نماز کے سجدوں میں اذکار:

① «سُبْحَانَ ذِيْ الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ» (رواه أبو داود والنسائي بسند صحيح)

''پاک ہے بہت بڑی قدرت و طاقت والا اور بہت بڑے ملک والا اور بڑائی اور عظمت والا۔''

② «سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ» (رواه مسلم وأبو عوانة)

''پاک ہے تو اے اللہ! اور اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے۔''

③ «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ» (رواه النسائي وصححه الحاكم)

''اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا۔''

④ «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ» (رواه مسلم وأبو عوانه)

''اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے

عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔''

دو سجدوں کے درمیان کے اذکار:

① «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ،[1] وَارْحَمْنِيْ، وَاجْبُرْنِيْ، وَارْفَعْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ» (رواه أبو داود والترمذي بسند صحيح)

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان پورے کر دے، مجھے بلند کر، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔''

② «رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ» (رواه ابن ماجه بسند حسن) ''اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے معاف فرما۔''

تشہد کے مختلف الفاظ:

نبی مکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تشہد کے مختلف الفاظ کے ساتھ کئی ایک دعائیں تعلیم فرمائی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:[2]

① «التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ» (رواه البخاري مسلم)

---

[1] ایک روایت میں ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ'' کے بجائے ''ربِّ اغْفِرْ لِيْ'' کے الفاظ ہیں۔

[2] جب امام پہلے تشہد میں زیادہ دیر تک بیٹھا رہے اور مقتدی تشہد پڑھ چکا ہو تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ باقی وقت میں کیا کرے؟ تو شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ وہ تشہد جاری رکھے، اگرچہ وہ آخر تک پڑھ جائے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

''زبان کی تمام عبادتیں اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ «اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ» (خطاب کے صیغے کے ساتھ) ہم اس وقت پڑھتے جب آپ ﷺ ہم میں موجود تھے، جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو ہم (خطاب کے صیغے کے بجائے) اس طرح پڑھنے لگے: ''السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ'' (رواه البخاري و مسلم)

② «التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ» (أخرجه ابن أبي شيبة والبيهقي عن عائشة بسند صحيح)

''زبان کی ساری عبادتیں اور مالی و بدنی اور زاکیات اللہ ہی کے لیے ہیں، نبی (ﷺ) پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں، اور ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

③ «التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ» [1] (رواه مسلم و أبو عوانة عن ابن عباس)

''زبان کی ساری عبادتیں اور مبارکات اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ اور ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔''

④ «التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ» (رواه أبو داود والدارقطني وصححه عن ابن عمر)

''زبان کی تمام عبادتیں اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو تجھ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

---

[1] ایک روایت میں ''أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ'' کے بجائے ''أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ'' کے الفاظ آئے ہیں۔

⑤ «التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ» (رواه مسلم و أبو عوانة عن أبي موسى الأشعري)

''زبان کی تمام عبادتیں اور مالی اور بدنی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اس کے نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

⑥ «التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ» (رواه مالك والبيهقي بسند صحيح عن عمر بن الخطاب)

''زبان کی تمام عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، تمام زاکیات اللہ ہی کے لیے ہیں، تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو تجھ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اس کے نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

درودِ ابراہیمی:

① «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» (رواه البخاري ومسلم)

''اے اللہ! رحمت فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ یا الٰہی! برکت فرما محمد (ﷺ) اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح تو نے برکت فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔''

② «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» (رواه البخاري ومسلم)

''اے اللہ رحمت فرما محمد (ﷺ) پر اور آپ (ﷺ) کی ازواج اور آپ (ﷺ) کی اولاد پر، جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمت فرمائی اور برکت نازل فرما محمد (ﷺ) اور آپ (ﷺ) کی ازواج اور آپ (ﷺ) کی اولاد پر، جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بلاشبہہ تو سزاوارِ حمد ہے، عظمتوں والا ہے۔''

③ «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ

إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ» (رواه البخاري)

''اے اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد (ﷺ) پر رحمت فرما، جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمت فرمائی، اور اپنے بندے اور اپنے رسول محمد (ﷺ) اور محمد (ﷺ) کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔''

④ «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ» (رواه النسائي بسند صحيح)

''اے اللہ! رحمت فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر، اور برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر، جیسے تو نے رحمت فرمائی اور برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بلاشبہ تو سزاوارِ حمد ہے اور عظمتوں والا ہے۔

⑤ «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِيْنَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» (رواه مسلم و أبو عوانة)

''اے اللہ! رحمت فرما نبی اُمی محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر، جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمت فرمائی۔ اور برکت

نازل فرما نبی اُمی محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے جہانوں میں ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ یقیناً تو سزاوارِ حمد اور عظمتوں والا ہے۔''

⑥ «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ بَيْتِهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ»

(رواه أحمد والطحاوي بسند صحيح)

''اے اللہ! رحمت فرما محمد (ﷺ) پر اور آپ (ﷺ) کے اہلِ بیت اور آپ (ﷺ) کی ازواج اور آپ (ﷺ) کی اولاد پر، جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر رحمت فرمائی، بلاشبہ تو سزاوارِ حمد ہے اور عظمتوں والا ہے۔ اور برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آپ (ﷺ) کے اہلِ بیت پر اور آپ (ﷺ) کی ازواج پر اور آپ (ﷺ) کی اولاد پر، جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو سزاوارِ رحمت ہے اور عظمتوں والا ہے۔''

⑦ «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ (وَآلِ إِبْرَاهِيمَ) إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى (اِبْرَاهِيمَ وَ) آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ» (سنن النسائي، مسند أحمد، مسند أبي يعلى)

''اے اللہ! ہمارے نبی محمد (ﷺ) پر درود بھیج اور آپ (ﷺ) کی

آل پر بھی، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر درود بھیجا، یقیناً تو تمام تعریفوں والا اور صاحبِ مجد و ثنا ہے۔ اے اللہ! ہمارے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ن کی آل پر برکتیں نازل کیں، یقیناً تو صاحبِ حمد و مجد ہے۔''

⑧ «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ» (سنن النسائي)

''اے اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر درود بھیج۔''

⑨ «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ»

''اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی آل پر برکتیں نازل کیں۔ یقیناً تو بڑا حمید و مجید ہے۔''

سلام سے پہلے کی دعائیں:

① «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،[1] وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ» (رواه مسلم)

[1] ایک روایت میں ہے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ» (رواه البخاري ومسلم) ''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ کا طالب ہوں، میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض (میں پھنس جانے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے زندگی اور موت میں آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

٢ «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ بَعْدُ» (رواه النسائي بسند صحيح)

''اے اللہ! جو میں نے کیا اس کے شر سے اور جو میں نے ابھی نہیں کیا اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

٣ «اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَّسِيرًا» (رواه أحمد والحاكم وصححه)

''اے اللہ! میرا آسان حساب لینا۔''

٤ «اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّي، اَللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَالْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَلَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَأَسْأَلُكَ الشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ» (رواه النسائي وصححه الحاكم)

''اے اللہ! چونکہ تو غیب جانتا ہے اور تمام مخلوقات پر قدرت رکھتا

ہے، اس لیے (میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ) تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو میرے لیے زندہ رہنا بہتر سمجھے اور مجھے اس وقت فوت کر دینا جب میرے لیے وفات بہتر ہو۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے خلوت و جلوت میں تیرے ڈر کا سوال کرتا ہوں اور ناراضی و رضا مندی ہر حال میں سچی اور انصاف بھری بات کہنے کا سوال کرتا ہوں۔ اور فقیری و امیری میں میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں جو کبھی ختم اور منقطع نہ ہو اور راضی برضا و قضا رہنے کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد لذیذ زندگی مانگتا ہوں اور تیرے روئے اقدس کے دیدار کے مزے کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا طلب گار ہوں، بغیر اس کے کہ کسی نقصان و مصیبت میں پھنسوں یا کسی گمراہ کن فتنے میں مبتلا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے آراستہ فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ (اور گمراہوں کو) راہ دکھلانے والے بنا دے۔''

⑤ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز میں پڑھنے کے لیے درج ذیل دعا کی تعلیم فرمائی: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ» (رواه البخاري ومسلم)

''اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بڑا ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی بھی گناہ نہیں بخش سکتا، تو اپنی طرف سے (رحمت کرتے ہوئے)

میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما! بے شک تو بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

٦ نبی مکرم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نماز میں درج ذیل دعا پڑھنے کا حکم دیا:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَأَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ لِيْ رُشْداً» (رواه أحمد والبخاري في الأدب المفرد)

''اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر مانگتا ہوں، جلدی ملنے والی یا دیر سے ملنے والی (یا دنیا کی اور آخرت کی) وہ بھی جس کا مجھے علم ہے اور وہ بھی جس کا مجھے علم نہیں۔ اے اللہ! میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی آنے والے سے بھی، اور دیر سے آنے والے سے بھی (یا دنیا و آخرت سے شر سے) جس کا مجھے علم ہے اس سے بھی اور جس کا مجھے علم نہیں، اس سے بھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول وعمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جو اس سے قریب کرے اور میں (جہنم کی) آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور ہر اس قول وعمل سے پناہ مانگتا ہوں جو

اس (جہنم) سے قریب کرے اور میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے رسول (ﷺ) نے مانگی ہے اور میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جس شر سے تیرے بندے اور تیرے رسول محمد (ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ اور میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو جو بھی فیصلہ کرے اس کے انجام کار کو میرے لیے رشد و ہدایت کا باعث بنا دے۔''

⑦ «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ يَا اَللّٰهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ» [1] (رواه أبو داود والنسائي وصححه الحاكم)

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بنا پر کہ تو واحد ہے، یکتا اور بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے کہ تو میرے گناہ معاف کر دے، بلاشبہ تو ہی بہت زیادہ بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

⑧ «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْمَنَّانُ، يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ» [2] (رواه أبو داود والنسائي والبخاري في الأدب المفرد)

---

[1] رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو تشہد میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سن کر فرمایا: یقیناً اسے بخش دیا گیا، بلاشبہہ اسے معاف کر دیا گیا۔''

[2] رسول اللہ ﷺ نے ایک اور شخص کو تشہد میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سن کر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم ←

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بنا پر کہ تیرے لیے ہی سب تعریف ہے، تیرے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تو بے حد احسان کرنے والا ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کو بنانے والے! اے بزرگی اور عزت والے! اے زندہ و جاوید! اے سب کو قائم رکھنے والے! بلاشبہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

⑨ رسول اللہ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان میں یہ دعا بھی پڑھتے:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ» (رواه مسلم و أبو عوانة)

''اے اللہ! بخش دے جو خطائیں میں نے پہلے کیں اور جو بعد میں کیں، اور جو میں نے چھپا کر کیں اور جو میں نے علانیہ کیں اور جو بھی زیادتی میں نے کی اور جس کا مجھ سے زیادہ تجھے علم ہے، (اطاعت و خیر میں) تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا حق دار نہیں۔''

⑩ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

← سے فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ اس نے کن لفظوں سے دعا کی؟ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بخوبی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ اللہ کو پکارا جائے تو وہ ضرور جواب دیتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو ضرور عطا فرماتا ہے۔''

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں موت و حیات کے فتنے سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور قرض سے۔''

⑪ «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ»

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

سلام:[1]

① رسول اللہ ﷺ دائیں طرف سلام پھیرتے اور کہتے: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ»[2] ''تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور رحمت ہو۔'' حتی کہ آپ ﷺ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی، پھر بائیں طرف سلام پھیرتے اور کہتے: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» ''تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور رحمت ہو۔'' حتی کہ آپ ﷺ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔ (رواہ مسلم)

---

[1] **نوٹ**: بعض نمازی جب سلام پھیرتے ہیں تو اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت سر کو اوپر نیچے حرکت دیتے ہیں، جب کہ یہ عمل نبی مکرم ﷺ سے منقول نہیں ہے۔

[2] فائدہ: شیخ صالح بن العثیمین رحمہ اللہ نے کہا ہے: ''نماز سے سلام پھیرتے وقت جب آپ السلام علیکم کہتے ہوئے التفات کرتے ہیں تو آپ کا یہ التفات ''لفظ'' علیکم'' پر پورا ہونا چاہیے، کیوں کہ آپ سلام کے ساتھ اپنے پیچھے کی جماعت سے مخاطب ہوتے ہیں۔''

٢ رسول اللہ ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے تو کہتے: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ» ”تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔“ حتی کہ آپ ﷺ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تو کہتے: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» ”تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور رحمت ہو۔“ (رواه أبو داود وابن خزيمة بسند صحيح)

٣ رسول اللہ ﷺ جب دائیں طرف سلام پھیرتے تو «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» ”تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور رحمت ہو۔“ کہتے تھے۔ اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بعض اوقات صرف «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ» ”تم پر سلام ہو۔“ کہنے پر اکتفا کرتے۔ (رواه النسائي بسند صحيح)

٤ کبھی صرف ایک ہی سلام کہیں اور منہ سامنے کی جانب ہی رہے، البتہ اسے معمولی سا دائیں جانب پھیرا جائے۔ (السلسلة الصحيحة: ٥٦٦/١)

نماز کے بعد مسنون اذکار:

١ ایک بار اللہ اکبر اور تین بار «أَسْتَغْفِرُ اللّٰه» ”میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں“ پڑھے۔

٢ «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ»

”اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اے جلال اور عزت والے! تو بڑی برکت والا ہے۔“

٦ «اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ»

''اے اللہ! مجھے اپنا ذکر وشکر کرنے میں اور اپنی حسنِ عبادت میں تو ہی میری مدد فرما۔''

③ «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»

''اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے حکومت اور فرماں روائی ہے اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی شان والے کو اس کی شان تجھ سے فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔''

④ «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ»

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرماں روائی اس کی ہے اور وہی شکر وستایش کا حق دار ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، گناہوں سے رکنا اور عبادت پر قدرت پانا صرف اللہ کی توفیق سے ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ ومعبود نہیں۔ اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، ہر

طرح کی نعمت اور سارا فضل و کرم اسی کا ہے، خوب صورت تعریف کا سزاوار بھی وہی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں، ہم اپنی بندگی اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں، خواہ کافروں کو برا ہی لگے۔''

⑤ «سُبْحَانَ اللّٰهِ» ۳۳ بار، «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» ۳۳ بار اور «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» ۳۳ بار۔ یہ کل ۹۹ کلمات ہو گئے اور سو (۱۰۰) پورا کرنے کے لیے ایک بار کہے: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ» ''اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ساری بادشاہت اور اسی کے لیے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔''

⑥ ۲۵ بار «سُبْحَانَ اللّٰهِ» (رواه مسلم)، ۲۵ بار «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ»، ۲۵ بار «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» ''اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں'' اور ۲۵ بار «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» پڑھے۔ (رواه النسائي بسند صحيح)

⑦ «سُبْحَانَ اللّٰهِ» ۱۰ بار، «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» ۱۰ بار اور «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» ۱۰ بار پڑھے۔ (رواه البخاري)

⑧ ۱۱ بار «سُبْحَانَ اللّٰهِ»، ۱۱ بار «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» اور ۱۱ بار «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» پڑھے۔[1] (رواه مسلم)

---

[1] یہ طریقہ سہیل بن ابی صالح راوی سے ایک دوسرے واسطے سے اس کی طرف سے تفسیر کے طور پر مروی ہے۔ جب کہ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے اس طریقے کے ثابت ہونے کا انکار کیا ہے۔ چنانچہ انھوں نے زاد المعاد میں کہا ہے: اس طریقے کے بارے میں مجھے یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ یہ رواۃ کی کارستانی ہے، کیوں کہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ((يسبحون ويحمدون ←

⑨ «سُبْحَانَ اللّٰهِ» ۳۳ بار، «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» ۳۳ بار اور «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» ۳۴ بار پڑھے۔ (رواه مسلم)

⑩ ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے۔

⑪ ہر نماز کے بعد سورۂ اخلاص، فلق اور ناس ایک ایک بار پڑھے۔ البتہ نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ان سورتوں کو تین تین بار پڑھنا مستحب ہے، کیوں کہ اس سلسلے میں نبی مکرم ﷺ سے صحیح حدیث وارد ہوئی ہے۔

⑫ اسی طرح نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد مذکورہ ذکر کے ساتھ درج ذیل کلمات کے ساتھ دس بار ذکر کرنا بھی مستحب ہے:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ»

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت و فرمانروائی ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، کیوں کہ یہ نبی مکرم ﷺ سے ثابت ہے۔''

← ويكبرون دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين» اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر میں سے ہر ایک کو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار پڑھا جائے۔

فصل 2

نماز کے احکام و مسائل

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے سے روزِ قیامت سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اس کی نماز کو دیکھا جائے گا، اگر وہ صحیح اور درست ہوئی تو وہ فلاح ونجات پا گیا اور اگر وہ صحیح و درست نہ ہوئی تو پھر وہ ناکام و نامراد ہوگا۔'' (رواه الطبراني في الأوسط)

ایک اور روایت میں ہے: ''بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ صحیح و درست ہوئی تو اس کے باقی اعمال بھی درست و صحیح ہو جائیں گے اور اگر وہ صحیح و درست نہ ہوئی تو اس کے سارے اعمال بھی فساد کا شکار ہو جائیں گے۔''

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: انسان نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے اس کی نماز سے صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چھوتھا، تیسرا اور آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔'' (رواه أبو داود والبيهقي وأحمد وابن حبان في صحيحه)

پہلی بحث: نماز میں خشوع وخضوع

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴾

[المومنون:۱،۲]

''یقیناً کامیاب ہو گئے مومن۔ وہی جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔''

خشوع کا مطلب ومفہوم:

① خشوع کے معنی سکون، طمانیت، تحمل، وقار اور تواضع کے ہیں اور اس کا سبب اللہ کا خوف اور اس کی نگہبانی کا تصور ہوتا ہے۔(تفسیر ابن کثیر)

② خشوع کے معنی رب تعالیٰ کے سامنے عجز و انکساری کرتے ہوئے دل کو قائم کرنے اور ٹھہرانے کے ہیں۔(المدارج)

رہا خشوع کا محل تو وہ دل ہے۔خشوع کا ثمرہ اور نتیجہ دل کے تابع ہو کر اعضا اور جوارح پر مرتب ہوتا ہے۔ جب دل کا خشوع غفلت و وساوس کے ذریعے بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے تو اعضا و جوارح کی عبودیت وفرمانبرداری بھی بگڑ جاتی ہے۔اس سلسلے میں دل بادشاہ کی طرح ہے اور اعضا اس کے لشکر کی مانند۔ یہ اسی کے امر وحکم کی تعمیل کرتے اور فرماں برداری بجا لاتے ہیں۔تو جب دل کی عبودیت وفرماں برداری کے فقدان کے باعث بادشاہی معزول اور معطل ہو جائے تو رعایا یعنی اعضا ضائع و برباد ہو جاتے ہیں۔

❖ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: خشوعِ نفاق سے بچو! ان سے پوچھا گیا کہ خشوعِ نفاق کیا ہے؟ تو انھوں نے کہا: یہ وہ ہے کہ جسم و بدن تو خشوع کرتا ہو، جب کہ دل میں خشوع وخضوع نہ ہو۔

❖ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے: اس بات کو ناپسند کیا جاتا تھا کہ انسان دل کی نسبت دیگر اعضا سے خشوع وخضوع کا اظہار کرے۔

❖ اسلاف میں سے کسی نے ایک آدمی کو بدن اور کندھوں کے ذریعے خشوع کا اظہار کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا: اے فلاں! خشوع کا محل یہ ہے اور انھوں نے اس کے سینے (دل) کی طرف اشارہ کیا، نہ کہ یہ اور اس کے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔ (المدارج: ۵۲۱/۱)

خشوع وخضوع میں لوگوں کے مختلف مراتب:

خشوع کرنے والوں کے کچھ درجے ہیں۔ خشوع دل کا عمل ہے، کبھی یہ زیادہ ہو جاتا ہے تو کبھی کم۔ بعض لوگوں کا خشوع آسمان کی بلندیوں کو چھو رہا ہوتا ہے اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو انھیں نماز کی حقیقت کا ادراک تک نہیں ہوتا۔ نماز میں خشوع وخضوع کے اعتبار سے لوگوں کے پانچ درجے اور مرتبے ہیں:

① اپنے اوپر ظلم کرنے والے اور کوتاہی کرنے والے کا مرتبہ۔ یہ وہ شخص ہے جو نماز کے لیے وضو، نماز کے اوقات اور اس کے حدود و ارکان میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے۔

② دوسرے مرتبے میں وہ شخص ہے جو نماز کے اوقات، اس کے ظاہری حدود و ارکان اور اس کے لیے وضو کی حفاظت کرتا اور خیال تو رکھتا ہے مگر دورانِ نماز میں آنے والے وسواس کو دل سے دور کرنے کی بھرپور کوشش میں ناکام رہتا ہے اور وہ وسواس اور تفکرات کا شکار ہو جاتا ہے۔

③ یہ اس شخص کا مرتبہ ہے جو نماز کے حدود و ارکان کی حفاظت کرتا ہے اور وسواس اور خیالات کو دور کرنے میں دل سے مجاہدہ کرتا ہے تو ایسا شخص اپنے دشمن (شیطان) کے خلاف پوری کوشش صرف کرنے میں مشغول ہوتا ہے، تا کہ وہ اس کی نماز پر ڈاکا نہ مار سکے۔ ایسا شخص نماز اور جہاد میں مشغول ومصروف ہوتا ہے۔

④ اس مرتبے میں وہ شخص آتا ہے کہ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے جملہ حقوق، ارکان اور حدود کی تکمیل کرتا ہے، اس کا دل نماز کی حدود وحقوق کی حفاظت میں مشغول ہوتا ہے، تا کہ ان میں سے کچھ ضائع نہ ہونے پائے، بلکہ وہ تو نماز کے حدود وحقوق کو قائم کرنے اور ان کی کما حقہ تکمیل کے لیے ہمہ تن مصروف رہتا ہے۔ بلاشبہہ ایسا شخص نماز ادا کرنے میں اور اپنے رب تبارک و تعالیٰ کی عبودیت و بندگی کو بجا لانے میں اپنے دل کو مشغول ومصروف کیے ہوئے ہے۔

⑤ اس درجے میں وہ شخص ہے جو چوتھے مرتبے والے شخص کی طرح نماز قائم کرتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے دل کو پکڑتا ہے اور اپنے رب عزوجل کے سامنے رکھ دیتا ہے، اپنے دل کی نگاہ سے اس کی طرف دیکھتا ہے، اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اس کا دل اپنے رب کی محبت وعظمت سے سرشار ہوتا ہے، یوں لگتا ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے اور اس کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ وسوسے اور خیالات مضمحل ہو جاتے ہیں، اس کے اور اس کے رب تعالیٰ کے درمیان سے وسواس و خیالات کے پردے چھٹ جاتے

ہیں۔ اس شخص کی نماز اور اس کے علاوہ کسی غیر کی نماز (جو اس طرح کی نہ ہو) میں اتنا ہی فرق ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ چنانچہ یہ شخص اپنی نماز کے دوران میں اپنے رب عز وجل کے ساتھ مشغول و مصروف ہوتا ہے اور اس نماز کے ذریعے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

پہلی قسم کا خشوع تو سزا کا مستوجب ہے۔ دوسری قسم والے کا بھی محاسبہ ہوگا۔ تیسرے درجے والے کا خشوع اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔ خشوع کے چوتھے درجے والا اجر و ثواب کا مستحق ہے اور پانچویں درجے والا اپنے رب تعالیٰ کا مقرب ہے۔ کیوں کہ اسے خشوع کا ایسا حصہ میسر آیا ہے جس کے سبب نماز اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن گئی ہے۔ دنیا میں جس شخص کی آنکھیں نماز سے ٹھنڈی ہوتی ہوں تو آخرت میں اپنے رب عز وجل کے قرب کے ساتھ اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا جائے گا۔ ہاں دنیا میں بھی اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ جس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ٹھنڈی ہوتی ہیں تو اس کے ساتھ ہر آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے اور جس کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ٹھنڈی نہیں ہوتیں تو اس کا دل دنیا میں مشغول ہو کر اس کے لیے حسرتوں کا باعث بن جاتا ہے۔ (الوابل الصیب، ص: ٤٠)

نماز میں خشوع و خضوع کرنے والوں کے کچھ احوال و واقعات:

❀ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر ارشاد فرمایا: ایک شخص اسلام پر کاربند ہو کر زندگی گزار کر بوڑھا ہو جاتا ہے، لیکن اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے نماز بھی مکمل نہیں پڑھی ہوتی، اس کا مطلب یہ بیان کیا گیا کہ اس نے نماز میں خشوع و خضوع اختیار نہ کیا اور اللہ عز وجل کی طرف متوجہ نہ ہوا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول اسلام کے صدرِ اول کے دور کا ہے، تو پھر ہمارا کیا حال ہوگا؟! سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم فرمائے! کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کو دنیا کے احوال ادھر ادھر گھماتے رہتے ہیں، ان کا بدن تو نماز پڑھ رہا ہوتا ہے، جب کہ اس کی سوچ اور فکر دنیا اور اس کے بازاروں میں گھوم پھر رہی ہوتی ہے۔ خیالوں ہی میں خرید و فروخت اور بھاؤ تاؤ کر رہا ہوتا ہے اور یہ سب اس کی غفلت اور عدمِ توجہ ہی کے سبب سے ہے۔

❀ حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: عامر بن قیس نے جب لوگوں کو سنا کہ لوگوں کے نماز کے اندر غفلت اور خشوع و خضوع کے ضائع کرنے کا ذکر کر رہے تھے تو وہ تعجب سے پوچھنے لگے کہ واقعتاً لوگوں کی یہی حالت ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، وہ کہنے لگے: میرے پیٹ میں تعفن پیدا ہو جائے، مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میری نماز خشوع و خضوع کے فقدان کے باعث ضائع ہو جائے۔

❀ میرے پیارے بھائی! ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم یوں نمازوں سے اعراض کر رہے ہیں اور اپنے فرائض و واجبات کو ضائع کر رہے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو ان کی حالت یہ ہوتی، جیسے کوئی کپڑا پھینکا ہوا ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں ہوتے تو یوں لگتا کہ زمین میں کوئی کھونٹی یا میخ گاڑی ہوئی ہے۔

❀ اے میرے پیارے بھائی! کہاں ہم اور کہاں یہ لوگ؟! ذرا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھو کہ جب وہ رکوع کرتے تو وہ ایسے ساکن ہوتے کہ قریب تھا کہ کوئی گدھ ان کی کمر پر آ بیٹھے۔ وہ سجدے کی حالت میں ایسے ہوتے

جیسے کوئی کپڑا پھینکا ہوا ہے۔

ہمیں اس قسم کے خشوع وخضوع کو دیکھ کر تعجب تو ہوتا ہوگا اور شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ یہ خشوع وخضوع ہماری زندگی میں مفقود ہے۔ جب کہ عنبس بن عقبہ کی دورانِ سجدہ خشوع وخضوع کی وجہ سے یہ حالت ہوتی، گویا کہ وہ گری ہوئی دیوار کا باقی ماندہ حصہ ہے اور ان کی کمر پر چڑیاں آ کر بیٹھ جاتیں۔

❀ ہم نیک لوگوں کے سنگ مزید آگے چلتے ہیں ...... یہ دیکھو ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: میں نے حبیب بن ابی ثابت کو ایسی حالت میں لمبا سجدہ کرتے ہوئے دیکھا کہ اگر تم ان کو دیکھتے تو کہہ دیتے کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں۔

❀ ابراہیم تیمی جب سجدہ کرتے تو یوں لگتا کہ وہ گری ہوئی دیوار ہیں، چنانچہ ان کی کمر پر چڑیاں آ کر بیٹھ جاتیں۔

❀ ادھر وہب یوں گویا ہیں: میں نے حرم میں نمازِ مغرب کے بعد سفیان ثوری رحمہ اللہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر انھوں نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ ادھر عشا کی اذان ہوئی تو انھوں نے سجدے سے سر اٹھایا۔

دنیا کا کوئی شغل انھیں نماز سے غافل نہیں کرتا تھا، ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوتی تھی، ان کی توجہ نماز ہی میں اللہ تعالیٰ کے لیے خشوع کرنے اور اس کے سامنے عاجزی وانکساری کرنے میں منحصر ہوتی۔

❀ ایک رات امام بخاری رحمہ اللہ نماز پڑھ رہے تھے تو دورانِ نماز میں سترہ مرتبہ ان کو بھڑ نے ڈنک مارا۔ نماز مکمل کرنے کے بعد فرمانے لگے: ذرا دیکھنا ادھر کون سی چیز ہمیں تکلیف دے رہی ہے؟

❀ میمون بن حیان سے مروی ہے، انھوں نے کہا: میں نے مسلم بن یسار کو نماز میں کبھی کم یا زیادہ التفات کرتے نہیں دیکھا، ایک دفعہ مسجد کا ایک کونہ گر گیا، اس کے گرنے کی آواز سے بازار میں موجود لوگ مسجد میں آئے تو مسلم بن یسار اپنی جائے پر کھڑے نماز ادا کر رہے تھے۔ ان کو اس طرف بالکل توجہ نہ ہوئی۔

❀ خلف بن ایوب سے جب یہ سوال ہوا کہ کیا نماز میں آپ کو مکھیاں ستاتی ہیں کہ آپ ان کو دور ہٹائیں؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے اپنے آپ کو کسی ایسی چیز کا عادی نہیں بننے دیا جو میری نماز کو خراب کرے۔ لوگوں نے پھر پوچھا کہ آپ اس پر صبر کیسے کر لیتے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں نے سنا کہ فاسق و فاجر لوگ حکمرانوں کے کوڑے بھی کھا کر صبر کرتے ہیں، حتی کہ لوگ ان کی مثالیں بیان کرتے ہیں کہ فلاں بڑا صبر کرنے والا ہے اور وہ اس صبر پر فخر کرتے ہیں، جب کہ میں نماز میں اپنے رب تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں تو کیا میں مکھیوں کے تنگ کرنے سے ادھر ادھر کی حرکتیں کرتا رہوں؟!!

❀ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع وخضوع کی وجہ سے یوں ساکن و ساکت ہوتے گویا کہ وہ درخت کا ایک تنا ہیں۔

❀ قاسم بن محمد نے کہا: ایک دن میں صبح کے وقت گھر سے نکلا۔ میری عادت تھی کہ جب میں صبح کو گھر سے نکلتا تو سب سے پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو آ کر سلام کرتا۔ چنانچہ ایک دن میں صبح کے وقت ان کے پاس گیا تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کر رہی

تھیں: ﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾ [الطور: ۲۷] اور رو رو کر دعا کر رہی تھیں اور اس آیتِ کریمہ کو بار بار پڑھے جاتی تھیں۔ میں ان کے فارغ ہونے کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔ میں کھڑا کھڑا اکتا گیا مگر وہ اسی طرح نماز میں مشغول تھیں۔ جب میں نے یہ صورتِ حال دیکھی تو یہ کہہ کر بازار چلا گیا کہ میں ایک کام کر کے واپس آ جاتا ہوں۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس اماں جان رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو ان کو جوں کا توں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ درآنحالیکہ وہ اس آیت کو بار بار پڑھ رہی تھیں اور زار و قطار رو رو کر دعا کر رہی تھیں۔

❀ حاتم الاصم رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان سے ان کی نماز کی کیفیت سے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا: جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو میں اچھی طرح وضو کرتا ہوں، پھر اس جگہ جاتا ہوں جہاں مجھے نماز پڑھنا ہوتی ہے۔ میں اپنے اعضا و جوارح کے یکجا و یکسو ہونے تک اس جگہ بیٹھتا ہوں۔ پھر میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو کعبے کو اپنے سامنے، پل صراط کو اپنے قدموں کے نیچے، جنت کو اپنے دائیں، جہنم کو اپنے بائیں اور ملک الموت کو اپنے پیچھے تصور کر لیتا ہوں اور اسے اپنی آخری نماز خیال کرتا ہوں، پھر میں خوف و امید کے ملے جلے جذبات کے ساتھ کھڑا ہو کر پورے یقین و وثوق کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر نماز کا آغاز کرتا ہوں، ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرتا ہوں، عاجزی و انکساری کے ساتھ رکوع کرتا ہوں، خشوع و خضوع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، بائیں قدم کو پھیلا کر بائیں چوتڑ

پر بیٹھتا ہوں، دائیں قدم کو اس کے انگوٹھے پر کھڑا کرتا ہوں اور ان سب کے ساتھ اخلاص کو ملاتا ہوں، پھر بھی میں نہیں جانتا کہ میری نماز قبول ہوئی ہے یا نہیں؟

❀ بکر مزنی کی وصیت پکار پکار کر نماز کا حریص ہونے اور اس کو درست طریقے سے ادا کرنے کی دعوت دے رہی ہے۔ چنانچہ انھوں نے کہا: جب تم یہ چاہو کہ تمھاری نماز تمھیں فائدہ دے تو تم کہہ دو کہ میں اس کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں پڑھوں گا، یعنی ہر نماز کو آخری نماز جان کر پڑھو۔

❀ نماز کی طرف اس پوری توجہ اور اس کی شدید حفاظت کے باوجود عثمان بن ابی دہرش کا قول ہے کہ میں نے جب بھی نماز ادا کی میں نے اس میں اپنی کوتاہی کی بنا پر اللہ تعالیٰ سے استغفار ضرور کیا۔

اے میرے بھائیو! بخدا تعجب ہے ان لوگوں پر جنھوں نے وہ کچھ کیا جس کا انھیں حکم دیا گیا، ان کو گناہوں سے ڈانٹا گیا تو وہ ان سے باز آ گئے، ان پر رات چھا گئی تو وہ عبادات میں مشغول ومصروف ہو کر جاگتے رہے، انھوں نے اپنے گناہوں کے رجسٹروں کا جائزہ لیا تو وہ ٹوٹ کر رہ گئے، انھوں نے معذرت کرتے ہوئے محبوب کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ان کا عذر قبول کر لیا گیا اور ان کے محبوب (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا:

﴿ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوٓا ﴾ [المؤمنون: ١١١]

''بے شک میں نے انھیں آج اس کے بدلے جو انھوں نے صبر کیا، یہ جزا دی ہے۔''

نماز میں خشوع کے حصول پر معاون اسباب کون سے ہیں؟

اے میرے نمازی بھائی! یہاں کچھ اسباب ذکر کیے جاتے ہیں جن کو اختیار کرنے کے بعد یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اسے نماز میں خشوع وخضوع حاصل ہو جائے گا۔ ان اسباب کی دو قسمیں ہیں:

أولا: وہ اسباب جن کا نماز سے تعلق نہیں (خارجی اسباب) اور وہ درج ذیل ہیں:

① اللہ عزوجل کے اپنی الوہیت، اپنی ربوبیت اور اپنے اسماء و صفات میں یک وتنہا ہونے پر ایمان لانا۔

② جنابِ رب تبارک و تعالیٰ کی تعظیم بجا لانا، اس کے لیے اخلاص اختیار کرنا اور خلوت وجلوت میں اس کی نگرانی کا اثر اور خوف رکھنا۔

③ رسول اللہ ﷺ کی خالص اتباع کرنا۔

④ احکام کو بجا لا کر اور نواہی سے باز آ کر اللہ تعالیٰ کے تقوے کو اختیار کرنا۔

⑤ حلال وطیب کھانا، حرام سے دور رہنا اور شبہے والی چیزوں سے بھی گریز کرنا۔

⑥ اللہ عزوجل سے عاجزی و زاری سے دعا کرنا کہ وہ تمھیں خشوع وخضوع کی دولت سے مالا مال کر دے۔

⑦ خشوع کرنے والوں کی صحبت اختیار کرنا اور ان کا ہمنوا بن جانا۔

ثانیاً: نماز سے متعلق اسباب (داخلی اسباب) جن میں سے کچھ ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

① نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے نفس کو یکجا اور اپنے دل کو حاضر کرنا۔

② اس ہستی کی عظمت کو محسوس کرنا جس کے سامنے آپ کھڑے ہونے والے

ہیں اور وہ ہستی اللہ عزوجل کی ہے۔

③ نماز کا مکمل ثواب حاصل کرنے کی امید رکھنا۔

④ اچھی طرح وضو کرنا، پانی کے استعمال میں اسراف نہ کرنا اور ایڑیوں کو خشک نہ چھوڑنا۔

⑤ نماز شروع کرنے سے پہلے اس کے لیے تیار ہونا، کیوں کہ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ''کھانا سامنے آ جائے تو نماز نہیں اور نہ وہ شخص نماز پڑھے جس پر پیشاب پاخانہ کی ضرورت غالب آ رہی ہو۔'' اور نماز کے لیے جگہ تیار کرنا۔

⑥ باجماعت نماز ادا کرنے میں سستی سے بچنا اور اذان ہوتے ہی اس کی طرف جلدی لپکنا۔

⑦ سنن ونوافل کو ترک مت کرو، خاص طور پر سننِ موکدہ، جیسے: وتر، سنتِ فجر، اسی طرح رات کو قیام بھی کرو۔

⑧ نماز میں جو آیات واذکار تم پڑھتے اور دہراتے ہو ان کے معانی پر غور وفکر کرو۔

⑨ اپنی نماز میں عجلت اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو، تمھارے ہاں نماز اتنی بے وقعت اور معمولی نہیں ہونی چاہیے کہ تم اسے جیسے چاہو ادا کر لو۔

⑩ ممنوع حرکات، التفات اور بے کار چیزوں سے نماز کو بچاتے ہوئے اس میں ادب وتہذیب اختیار کرنا۔

⑪ نماز کے احکام و آداب کا التزام کرو اور اپنی نگاہ اپنے سجدے والی جگہ پر رکھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، اسی طرح نماز پڑھا کرو۔'' (رواه البخاري)

⑫ امام کی اقتدا کرو، امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔

⑬ دنیا کے شواغل سے اپنے دل کو فارغ و خالی کرو، کیوں کہ یہ سارے شواغل فتنوں کا باعث ہیں اور یہ شواغل اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے ایک پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

⑭ ایسی جگہوں میں نماز پڑھنے سے اجتناب کرو؛ جہاں آلاتِ لہو ولعب ہوں، یا جہاں تصاویر ہوں، یا جہاں اضطراب انگیزی ہو، یا وہاں پر شور وغل اور ہنگامہ آرائی ہو۔

⑮ نماز کو الوداعی نماز سمجھ کر ہی پڑھو۔ جن جن کو ہم جانتے پہچانتے ہیں وہ کسی فرض نماز کے بعد دنیا سے کوچ کر گئے، تم بھی لازمی طور پر انہی میں سے ہو اور کسی نماز کے بعد دنیا سے جانے والے ہو۔

اے میرے مسلمان بھائی! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان نہیں جس کی فرض نماز کا وقت ہو جائے، پھر وہ اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے، اچھی طرح خشوع سے اسے ادا کرے اور احسن انداز سے رکوع کرے، مگر وہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گی جب تک وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا اور یہ بات ہمیشہ کے لیے کی۔'' (رواہ مسلم)

چنانچہ خشوع بڑا اہتم بالشان عمل ہے، یہ اسے ہی نصیب ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔ خشوع سے محرومی بہت بڑی مصیبت اور تکلیف ہے، اسی لیے نبی مکرم ﷺ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ ....»

(رواه الترمذي بسند صحيح)

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جو (تیرے آگے) جھک کر مطمئن نہ ہوتا ہو۔''

اللہ تعالیٰ ہمارے عمل کو بہت ٹھیک، درست اور خالص بنائے اور ہمیں اس کا پورا پورا اجر وثواب عطا فرمائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، ایسی آنکھ سے جو تیرے ڈر سے رونے والی نہ ہو اور ایسی دعا سے جسے شرفِ قبولیت نصیب نہ ہو، تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! ہمارے گناہوں سے درگزر فرما، ہمیں، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو بخش دے....'' اللھم آمین

دوسری بحث: نماز کی ترغیب

- نماز ارکانِ اسلام میں سے دوسرا رکن ہے اور شہادتین کے بعد ارکانِ اسلام میں سے سب سے زیادہ تاکیدی رکن ہے۔
- نماز دین کا ستون ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

  ''دین کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔'' (رواه الترمذي بسند صحيح)
- نماز ہی وہ رکن ہے جس کا قیامت کے دن سب سے پہلے حساب ہوگا۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

  ''بندے سے روزِ قیامت اس کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ صحیح و درست ہوئی تو وہ فلاح ونجات پا گیا اور اگر وہ صحیح و درست نہ ہوئی تو پھر وہ ناکام و نامراد ہوگا۔''

  (رواه الترمذي بسند صحيح)

❖ نماز بندے اور اس کے رب تعالیٰ کے درمیان تعلق قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب تعالیٰ سے راز و نیاز کرتا ہے۔'' (متفق علیه)

❖ ایک قدسی حدیث میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''میں نے نماز اپنے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے اور میرے بندے نے جو مانگا اس کا ہے، جب بندہ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ''سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ ''بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے میری ثنا کی۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ ''بدلے کے دن کا مالک ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴾ ''ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ حصہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے: ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ ''ہمیں سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے اور میرے بندے کا ہے جو اس نے مانگا۔'' (رواہ مسلم)

❖ نماز ہی وہ آخری وصیت ہے جو نبی مکرم ﷺ نے (اپنی امت کو) وصیت کی۔ چنانچہ دنیا سے کوچ کے وقت جب آپ ﷺ اپنے آخری سانس لے رہے تھے تو آپ ﷺ نے رفیقِ اعلیٰ کی طرف انتقال کرنے سے پہلے اپنی امت کو وصیت کی اور فرمایا:

''نماز! نماز! اور اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔'' (رواہ أبو داود بسند صحیح)

اے میرے مسلمان بھائی! اپنی نماز کے پورے حریص اور لالچی بن جاؤ۔ نماز ہی ہمارے اور ہر دینِ اسلام کی مخالفت کرنے والے کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔ تم کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ جس نے نماز قائم کی تو یقیناً اس نے دین کو قائم کیا، اور جس نے اسے گرا دیا تو گویا اس نے دین کو گرا دیا۔ لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت ہی کا سوال کرتے ہیں۔

نماز پنجگانہ کی ترغیب:

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

''اسلام کی بنیاد پانچ رکنوں پر رکھی گئی ہے: اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں،

نماز قائم کرنا، زکات ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔'' (رواه البخاري و مسلم)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''تم کیا سمجھتے ہو اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر ہو جس سے وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو، کیا اس (کے جسم) کا کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کی: اس کا کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے گناہوں کو صفا کر دے گا۔'' (رواه البخاري و مسلم)

❀ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمھیں ایک حدیث ضرور سناؤں گا، اگر کتاب اللہ کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمھیں وہ حدیث نہ سناتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

''جو آدمی وضو کرے اور وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز پڑھے تو اس کے وہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جو اس نماز اور اگلی نماز کے درمیان ہوں گے۔'' (رواه البخاري و مسلم)

❀ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''کوئی مسلمان نہیں جس کی فرض نماز کا وقت ہو جائے، پھر وہ اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے، اچھی طرح خشوع سے اسے ادا

کرے اور احسن انداز سے رکوع کرے، مگر وہ نماز اس کے اگلے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گی، جب تک وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا اور یہ بات ہمیشہ کے لیے کی۔'' (رواہ مسلم)

❀ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:
''بلاشبہہ ہر نماز اپنے اور اپنے سے اگلی نماز کے درمیان کے گناہوں کو صاف کر دیتی ہے۔'' (رواه أحمد بسند صحيح)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے تمھارے درمیان آتے ہیں اور فجر کی نماز اور عصر کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں، پھر جنھوں نے تمھارے درمیان رات گزاری ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں، ان سے ان کا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے: تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہم انھیں اس حالت میں چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس (کل عصر کے وقت) اس حالت میں پہنچے تھے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''
(رواه البخاري و مسلم)

❀ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:
''پانچ نمازیں ہیں جو اللہ نے بندوں پر فرض کی ہیں، جس نے انھیں ادا کیا اور ان کا حق ہلکا سمجھتے ہوئے ان میں سے کچھ ضائع نہ کیا تو

ایسے شخص کے لیے اللہ کے ذمے یہ حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے ان کو ادا نہ کیا تو ایسے شخص کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہیں، چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو جنت میں داخل کر دے۔'' (رواه أبو داود بسند صحيح)

تیسری بحث: باجماعت نماز کا وجوب

مساجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے وجوب پر کتاب و سنت اور اقوالِ صحابہ سے بہت زیادہ دلائل موجود ہیں جو بہت سے لوگوں پر مخفی نہیں ہیں۔ اختصار کے ساتھ ان میں سے کچھ کا میں اس جگہ ذکر کروں گا جن سے ان شاء اللہ اس موقف پر حجت قائم ہو جائے گی۔

① کتاب اللہ سے باجماعت نماز کی فرضیت کے دلائل:

① فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾

[البقرة: ٤٣]

''اور نماز قائم کرو اور زکات دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

اس آیتِ کریمہ میں محلِ استشہاد فرمانِ الٰہی: ﴿وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنے کے وجوب اور نمازیوں کے ساتھ ان کی نماز میں شرکت کرنے کے وجوب پر یہ نص ہے۔ اگر محض نماز کا قائم کرنا مقصود ہوتا تو آیتِ کریمہ کے پہلے جملے ﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ہی پر اکتفا کیا جاتا۔

② اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ... ﴾ [النساء: ۱۰۲]

''اور جب تو ان میں موجود ہو، پس ان کے لیے نماز کھڑی کرے تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو.....۔''

یہ آیتِ کریمہ باجماعت نماز کی فرضیت و وجوب پر اس لحاظ سے دلیل بنتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کی حالت میں باجماعت نماز ادا کرنا واجب قرار دیا ہے تو امن کی حالت میں باجماعت نماز باولیٰ واجب ہے۔ اگر باجماعت نماز چھوڑنے کی کسی کو گنجایش اور رعایت ہوتی تو وہ دشمنوں کے سامنے صفیں باندھنے والے مجاہد ہی ہوتے۔ وہ مجاہد جو دشمنوں کو ڈراتے دھمکاتے اور ان پر حملہ آور ہوتے ہیں وہ ہی اس لائق تھے کہ ان کو باجماعت نماز ترک کرنے کی رخصت ہوتی۔

③ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ خٰشِعَةً أَبْصٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴾ [القلم: ۴۲۔۴۳]

''جس دن پنڈلی کھولی جائے گی اور وہ سجدے کی طرف بلائے جائیں گے تو وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ذلت انھیں گھیرے ہوئے ہو گی، حالانکہ انھیں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا، جب کہ وہ صحیح سالم تھے۔''

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کے بارے میں یوں

کہا ہے: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو « حیی علی الصلاۃ » اور « حیی علی الفلاح » کی آواز سنتے تھے، پھر بھی وہ مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا نہیں کرتے تھے، حالانکہ وہ صحیح وسالم اور صحت مند وتندرست تھے۔

کعب الاحبار یوں گویا ہیں: اللہ کی قسم! یہ آیتِ کریمہ ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو باجماعت نماز سے پیچھے رہ جاتے تھے۔ جو شخص باوجود قدرت و طاقت کے باجماعت نماز کو ترک کر دیتا ہے اس کے لیے اس سے زیادہ سخت وعید کیا ہوسکتی ہے؟!

۲ باجماعت نماز کے وجوب پر سنت وحدیث سے دلائل:

❖ صحیح بخاری ومسلم میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی مکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے سوچا تھا کہ نماز کی اقامت کا حکم دوں، پھر کسی شخص کو کہوں کہ وہ لوگوں کو جماعت کرائے، پھر میں کچھ اشخاص کو ساتھ لے کر، جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، پھر ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔''

چنانچہ نبی مکرم ﷺ لوگوں کے باجماعت نماز ترک کرنے ہی پر ان کے گھروں کو آگ سے جلانے کی دھمکی دے رہے ہیں۔

❖ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے موذن کو سنا اور اس کی اتباع کرنے میں (یعنی مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا کرنے سے) اسے کوئی عذر مانع نہ ہوا تو ایسے

آدمی کی نماز جو وہ پڑھے گا مقبول نہ ہوگی۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! عذر سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی خوف یا بیماری۔'' (رواہ أبو داود و ابن ماجه و ابن حبان في صحيحه)

③ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال سے وجوبِ نماز کے دلائل:

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو یہ چاہے کہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے مسلمان کی حیثیت سے ملے تو اسے ان نمازوں کی پابندی اس جگہ کرنی چاہیے، جہاں ان کی اذان کہی جائے (یعنی مسجد میں باجماعت ادا کرے)، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرما دیے ہیں اور یہ (مساجد میں باجماعت نمازیں) بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہے، کیوں کہ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو گے، جیسے یہ جماعت سے پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی راہ چھوڑ دو گے اور اگر تم نبی کی راہ چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو بھی مسلمان آدمی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کا رخ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے، جو وہ اٹھاتا ہے، ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اس کے سبب اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کا ایک گناہ کم کر دیتا ہے اور میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی بھی جماعت سے پیچھے نہ رہتا تھا، سوائے ایسے منافق کے جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا تھا۔ (بسااوقات ایسا ہوتا کہ) ایک آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے چلا کر مسجد میں لایا جاتا، حتی کہ اسے صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔''

❀ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد ہی میں ہوتی ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہوتا ہے؟ انھوں نے کہا: جو اذان سنتا ہے۔ (رواه أحمد في مسنده)

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن آدم کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈال دیا جائے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ اذان کی آواز سنے اور پھر مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا نہ کرے۔

ان واضح اور صریح دلائل کے بعد بھی کیا باجماعت نماز سے پیچھے رہنے والے کے لیے کوئی عذر باقی رہ جاتا ہے۔ جس نے ان دلائل کو پڑھ لیا یا سن لیا تو یہ اس کے خلاف حجت ہیں، عن قریب قیامت کے دن اس کا محاسبہ ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں باجماعت نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، کیوں کہ وہی توفیق دینے والا ہے۔

باجماعت نماز کے فوائد:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بڑی بڑی حکمتوں اور جسمانی فائدوں کی بنا پر باجماعت نماز کو مشروع قرار دیا ہے، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

① بندوں کی آزمایش کرتے ہوئے ان کا امتحان لینا، تاکہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے کہ کون اس کے احکام کی پیروی کرتا ہے اور کون ان احکام کی پیروی سے تکبر کرتے ہوئے اعراض کرتا ہے۔

② باجماعت نماز میں ایک حکمت یہ ہے کہ اس سے مسلمانوں کے درمیان باہمی تعارف ہوتا ہے، الفت پیدا ہوتی ہے اور آپس میں رابطہ مضبوط ہوتا

ہے، تا کہ وہ ایک جسم و جاں کی مانند اور اس دیوار کی طرح ہو جائیں جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ وہ شخص جو مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا نہیں کرتا اسے تو قبیلے کے لوگ نہیں جانتے ہوتے، اسے صرف وہی جانتا ہے جس کے ساتھ اس کے دنیا کی بنیاد پر روابط ہوتے ہیں۔

③ باجماعت نماز کا یہ فائدہ بھی ہے کہ جاہل کی تعلیم اور غافل کی تذکیر کا بندوبست ہوتا ہے۔ چنانچہ مسجد میں آ کر جاہل آدمی عالم کو دیکھتا ہے اور اس کی اقتدا کرتا ہے اور غافل شخص وعظ ونصیحت سنتا ہے تو اسے اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

④ باجماعت نماز سے نمازی کو خشوع وخضوع حاصل ہوں، غور و تدبر کا موقع ملتا ہے اور نماز کے دیگر فوائد ہاتھ آتے ہیں، جب کہ گھر میں نماز پڑھنے والا ان تمام چیزوں سے محروم رہتا ہے، بلکہ اس طرح کی نماز غالبًا اسے بوجھل سی محسوس ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اس میں مرغ کی طرح ٹھونگے مارتا اور اس سے کوئی خاص فائدہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔

⑤ باجماعت نماز میں ایک حکمت اللہ کے ان دشمنوں کو غیظ وغضب میں مبتلا کرنا اور انھیں خوف زدہ کرنا ہے جن کی سرپرستی پر ابلیس اور شیاطین جن و انس کے لشکر ہوتے ہیں جو اپنے ان شاگردوں اور چیلوں کو یہ مشن دیتے ہیں کہ سارے مسلمان بالعموم اور نوجوان بالخصوص مساجد کے قریب نہ آنے پائیں۔

⑥ باجماعت نماز ادا کرنے میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب نمازی مسجد کا رخ کرتا ہے تو مسجد کو جاتے ہوئے اور آتے ہوئے کثرت کے ساتھ قدم

اٹھا کر چلنے سے اس میں نشاطِ حرکت آتی ہے اور اس کے بدن کی ریاضت ہو جاتی ہے، خاص طور پر جب مسجد دور ہو اور اسے زیادہ چل کر جانا آنا پڑے۔ جب کہ گھر میں پڑھی ہوئی نماز میں کاہلی اور سستی غالب ہوتی ہے۔

یہ تھے مساجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے چند فوائد۔ بلاشبہہ مذکورہ فوائد کے علاوہ اس کے اور بھی کئی ایک دینی اور دنیاوی فوائد ہیں۔ لہٰذا اے میرے مسلمان بھائی! مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرنے کی حرص اور لالچ کیا کر، تاکہ تو نفاق کی بیماری سے محفوظ اور دور ہو جائے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر چالیس روز تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے، اس کے لیے دو چیزوں: جہنم اور نفاق سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔'' (رواه الترمذي بسند حسن)

بغیر کسی عذر کے باجماعت نماز سے پیچھے رہنے والے کے لیے وعید کا بیان:

- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اذان سن کر بلا عذر مسجد میں نہ آئے تو اس کی (مسجد کے علاوہ پڑھی ہوئی) نماز درست نہیں۔'' (رواه ابن ماجه وابن حبان بسند صحيح)

- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:

''اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو گے، جیسے یہ جماعت سے پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور

اگر تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔'' (رواہ مسلم)

❖ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے سوچا تھا کہ اقامت کا حکم دوں، پھر کسی شخص کو کہوں کہ وہ لوگوں کو جماعت کرائے، پھر میں کچھ اشخاص کو ساتھ لے کر، جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں، ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، پھر ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔'' (متفق علیہ)

❖ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا:

''ایک نابینا آدمی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے پاس کوئی ساتھ لانے والا نہیں جو (ہاتھ سے پکڑ کر) مجھے مسجد میں لے آئے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اسے اجازت دی جائے کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی، جب وہ واپس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تم نماز کا بلاوا (اذان) سنتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس پر لبیک کہو۔''
(رواہ مسلم)

❖ ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اذان سن کر فارغ اور تندرست ہوتے ہوئے بھی مسجد میں نہ آئے تو اس کی (مسجد کے علاوہ بلا جماعت پڑھی ہوئی) نماز درست نہیں۔'' (رواہ الحاکم وحسنہ)

باجماعت نماز کے وجوب سے متعلق فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کے فتاویٰ:

سوال آج کل بہت سے مسلمان باجماعت نماز ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں، حتی کہ بعض طلبا بھی اس سستی کا شکار ہیں، وہ اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ بعض علما باجماعت نماز کی عدمِ فرضیت کے قائل ہیں، لہٰذا باجماعت نماز کا کیا حکم ہے؟ اور آپ ان لوگوں کو کیا نصیحت فرمائیں گے؟

جواب جو شخص اذان سنتا ہے اور وہ مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، اہلِ علم کے مختلف اقوال میں سے سب سے زیادہ صحیح قول کے مطابق بلاشک و شبہہ اس پر مساجد میں آ کر مسلمانوں کے ساتھ مل کر باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے، کیوں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

”جو شخص اذان سن کر بلاعذر مسجد میں نہ آئے تو اس کی (مسجد کے علاوہ بلاجماعت پڑھی ہوئی) نماز درست نہیں۔“ (رواہ ابن ماجه و ابن حبان)

سوال بعض اوقات میں تھکا ہوا ہوتا ہوں اور رات کو دیر سے سوتا ہوں اور فجر کی نماز گھر ہی میں (بلاجماعت) پڑھ پاتا ہوں تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب مکلّف مرد پر واجب ہے کہ وہ نمازِ پنجگانہ مسجد میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر باجماعت ادا کرے، اس کے لیے اس میں کاہلی و سستی کا مظاہرہ کرنا جائز نہیں ہے۔ فجر کی نماز ہو یا کوئی اور، ان سے پیچھے رہنا منافقوں کی خصلت ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى

الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ [النساء: ١٤٢]

''بے شک منافق لوگ اللہ سے دھوکا بازی کر رہے ہیں، حالانکہ وہ انھیں دھوکا دینے والا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سست ہو کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم۔''

چوتھی بحث: صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کا حکم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونے والے کی نماز (درست) نہیں۔''

(رواه أحمد في المسند وابن ماجه وصححه الألباني في الإرواء)

صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کے بارے میں علما کے تین اقوال:

① اس کی نماز تو درست ہے، البتہ وہ کامل نہیں، جیسے نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''کھانا سامنے آ جائے تو نماز نہیں۔'' (رواه مسلم) یہ ائمہ اربعہ کا قول ہے۔

② یہ کہ اس کی نماز باطل ہے، کسی بھی حال میں صحیح نہیں، اگرچہ صف مکمل ہی ہو۔ یہ امام احمد رحمہ اللہ کا مشہور مذہب ہے۔

③ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے درمیانہ موقف اختیار کیا اور کہا ہے: ''اگر صف مکمل ہو تو اس کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز درست ہے، اس لیے کہ وہ صف مکمل ہونے کی وجہ سے صف میں کھڑا نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی گنجایش کے مطابق ہی تکلیف دیتا ہے۔ اگر صف مکمل نہ ہو تو اس

کے لیے عذر نہ ہونے کی بنا پر صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا درست نہیں۔

خلاصۂ بحث:

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے کہا: ''جب صف مکمل ہو تو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھ لو اور صف سے کسی کو پیچھے نہ کھینچو اور نہ آگے بڑھ کر امام کے ساتھ کھڑے ہو کر ہی نماز ادا کرو۔ یہی وہ صحیح اور درست قول ہے جسے ہم اس قول کی نسبت سنت کے زیادہ قریب سمجھتے ہیں جس قول میں صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کو مطلق طور پر ہر حال میں باطل یا مطلق طور پر ہر حال میں صحیح قرار دیا گیا ہے۔

پانچویں بحث: تارکِ نماز کا حکم

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والا عمل) نماز چھوڑنا ہے۔'' (رواه مسلم عن جابر)

نیز آپ ﷺ کا فرمان ہے:

''ہمارے درمیان اور ان (کافروں اور مشرکوں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا، اس نے کفر کیا۔''

(رواه أحمد والترمذي عن بريدة وصححه الألباني في صحيح الجامع)

❀ نماز کا انکار کرتے ہوئے اسے ترک کرنے والے کے کفر پر علما کا اجماع اور سستی کی بنا پر اسے ترک کرنے کے بارے میں ان کے مختلف اقوال:

① نماز کو ترک کرنے والا ایسے کفر کا مرتکب کافر ہے جو اسے ملتِ اسلام سے خارج کر دیتا ہے، خواہ نماز کا ترک اس کے انکار کی بنا پر ہو یا محض سستی

اور غفلت کے سبب، کیوں کہ حدیث میں ہے:
''آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والا عمل) نماز چھوڑنا ہے۔'' (رواہ مسلم)

۲) کچھ علما اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص سستی کی بنیاد پر نماز ترک کرے گا اسے ایسے کفر کا مرتکب کافر نہیں کہا جائے گا جو کفر اسے ملتِ اسلام سے خارج کر دے۔ اس طرح ترکِ نماز سے وہ صرف فاسق اور نافرمان ٹھہرے گا۔ ان علما نے اپنے اس موقف پر حدیثِ بطاقہ سے استدلال کیا ہے۔

۳) ان میں سے راجح قول میانہ روی والا قول ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں اختیار کیا ہے اور ان کے فتاویٰ میں درج ہے۔

سوال اس نمازی کا کیا حکم ہے جو کبھی نماز پڑھ لیتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے؟

جواب بہت سے لوگ نمازِ پنجگانہ کی حفاظت نہیں کرتے اور نہ ہی وہ کلی طور پر ان کو ترک ہی کر دیتے ہیں، بلکہ کبھی وہ نمازیں پڑھ لیتے ہیں اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں ایمان اور نفاق دونوں ہی موجود ہیں۔ ان پر اسلام کے ظاہری احکام لاگو ہوں گے۔ جب وہ ظاہری احکام عبداللہ بن ابی ابن سلول پر جاری ہوتے ہیں تو کسی دوسرے پر بالاولیٰ لاگو ہوں گے۔

فتاویٰ میں ایک اور جگہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے موقف کا بیان:

جو شخص نماز کے ترک پر اصرار کرتا ہو، کبھی بھی نماز ادا نہ کرتا ہو اور ترکِ نماز پر اصرار کی اس حالت میں اس کی موت واقع ہو جائے تو ایسا شخص مسلمان تصور نہ ہوگا، لیکن اکثر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ وہ کبھی نماز پڑھتے ہیں اور کبھی

اسے ترک کر دیتے ہیں تو یہ لوگ نماز کی حفاظت کرنے والے شمار نہیں ہوں گے۔ یہ لوگ موردِ وعید میں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں وہ حدیث وارد ہوئی ہے جو حدیث سنن میں عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں بیان کرتے ہیں:

''دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں جو اللہ نے بندوں پر فرض کی ہیں، جس نے ان کی حفاظت کی ایسے شخص کے لیے اللہ کے ذمے یہ عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے ان کی حفاظت نہ کی تو اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی عہد نہیں، چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے بخش دے۔'' (رواه أبو داود بسند صحيح)

نماز کی حفاظت کرنے والا وہ شخص جو اسی طرح بروقت نماز ادا کرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا ہے، وہ جو کبھی اس کے مقررہ وقت سے تاخیر کر کے نہیں پڑھتا اور اس کے واجبات کو ترک نہیں کرتا تو یہ شخص اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہے۔ یہ شخص نوافل بھی ادا کرتا ہے جن کے ساتھ اس کے فرائض کی تکمیل ہو گی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔'' الخ

❀ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا تارکِ نماز کے بارے میں ایک بیان:

جب تارکِ نماز کے بارے میں یہ واضح ہو گیا کہ وہ ایسے کفر کا مرتکب ہوا ہے جس کفر سے بندہ مرتد ٹھہرتا ہے تو اس کے کفر پر مرتدین ہی کے احکام مرتب ہوں گے جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

اولاً: اس کا (مسلمان عورت سے) شادی کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر اس کی شادی

(کسی مسلمان عورت سے) ہو چکی ہو تو اس کا نکاح باطل ہو جائے گا۔

ثانیاً: جب وہ شادی کے بعد نماز ترک کر دے گا تو اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔

ثالثاً: یہ شخص جو نماز کا تارک ہے، جب یہ کوئی جانور ذبح کرے گا تو اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔

رابعاً: اس کے لیے مکہ میں یا حرمِ مکی کے حدود میں داخل ہونا حلال نہیں ہے۔

خامساً: اگر اس کا کوئی قریبی رشتے دار فوت ہو جائے تو اس کی میراث سے اس کا کوئی حق نہیں ہو گا۔

سادساً: جب یہ بے نمازی مر جائے گا تو اسے غسل دیا جائے گا نہ کفن، اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ اسے مسلمانوں کے ساتھ ان کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ ہم اسے صحرا میں لے جائیں گے اور وہیں اس کے کپڑوں میں دفن کر دیا جائے گا، اس لیے کہ وہ کسی احترام کے لائق نہیں ہے۔

سابعاً: اس بے نماز کا کفر کے اماموں: فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ حشر ہو گا، العیاذ باللہ۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا، اس کے اہل میں سے کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کے لیے رحمت و بخشش کی دعا کرے، اس لیے کہ وہ کافر ہے اور رحمت و بخشش کا حق دار نہیں ہے، کیوں کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾

[التوبة: ۱۱۳]

''اس نبی اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے، کبھی جائز نہیں کہ وہ

مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، خواہ وہ قرابت دار ہوں، اس کے بعد کہ ان کے لیے صاف ظاہر ہو گیا کہ یقیناً وہ جہنمی ہیں۔''

انتهى كلامه رحمه الله.

اے میرے بھائیو! یہ مسئلہ انتہائی خطرناک ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ اس معاملے میں سست واقع ہوئے ہیں اور گھر میں موجود بے نماز کی عزت وتکریم کرتے ہیں، حالانکہ یہ جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم

چھٹی بحث: نبی مکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی طرف سے ہر اس شخص کی طرف جو یہ چاہتا ہے کہ اسی طرح نماز پڑھے جس طرح رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے، تاکہ وہ آپ ﷺ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہو سکے:

''جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھا کرو۔''

رسول اللہ ﷺ درج ذیل طریقوں سے نماز ادا کیا کرتے تھے، ہمارے لیے مسنون یہی ہے کہ ہم بھی ویسے ہی نماز ادا کریں:

① سنت کے مطابق نماز پڑھنے والے کے لیے سب سے پہلے یہ لازم ہے کہ وہ اچھی طرح سے وضو کرے، اور وہ اس طرح کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے درج ذیل فرمان پر عمل کرتے ہوئے ویسے ہی وضو کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى

الْكَعْبَيْنِ ﴾ [المائدة: ٦]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولو)۔''

اور نبی مکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''پاکیزگی (وضو وغیرہ) کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔''

اور مسیئ صلاۃ (درست نماز ادا نہ کرنے والے) کو نبی مکرم ﷺ نے یہ حکم دیا:

''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو خوب اچھی طرح وضو کرو۔''

② نمازی جہاں کہیں بھی ہو وہ اپنے سارے بدن کے ساتھ قبلے، یعنی کعبے کی طرف منہ کرے۔ جونسی بھی فرض یا نفل نماز پڑھنا چاہتا ہے، دل میں اس کی نیت اور ارادہ کرے۔ زبان سے بول کر نیت نہ کرے، کیوں کہ زبان سے بول کر نیت کرنا غیر مشروع ہے، اس لیے کہ نبی مکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے زبان سے بول کر نماز کی نیت نہیں کی۔ وہ امام ہو یا منفرد، اپنے سامنے سترہ رکھ کر نماز پڑھے۔

③ ''اللّٰہ أکبر'' (اللہ سب سے بڑا ہے) کہتے ہوئے تکبیرِ تحریمہ کہے اور سجدے والی جگہ پر نگاہ رکھے۔

④ تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھائے۔

⑤ سینے پر ہاتھ باندھے اور وہ اس طرح کہ دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی پر

رکھے، کیوں کہ نبی اکرم ﷺ سے ہاتھ باندھنے کا یہی طریقہ ثابت ہے۔

⑥ نمازی کے لیے مسنون یہ ہے کہ وہ سینے پر ہاتھ باندھنے کے بعد دعائے استفتاح پڑھے اور وہ یہ ہے:

« اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ » (رواه البخاري و مسلم)

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری ڈال دے، جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے، جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں (اپنی بخشش کے) پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال۔''

نیز یہ دعا پڑھے:

« سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ »

''اے اللہ! تو پاک ہے اور (ہم) تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکی بیان کرتے ہیں) تیرا نام بڑا ہی بابرکت ہے، تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

اگر وہ استفتاح کی مذکورہ بالا دیگر مسنون دعائیں (جیسا کہ اس کتابچے

کے شروع میں مذکور ہیں) پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ افضل یہ ہے کہ وہ بدل بدل کر مسنون دعائیں پڑھتا رہے، تا کہ وہ آپ ﷺ کا پورا متبعِ سنت بن جائے۔

ان دعاؤں کے بعد "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" ''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان (کے شر) سے۔'' پڑھے۔

پھر وہ سورۃ الفاتحہ پڑھے، کیوں کہ نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''جس نے (نماز میں) سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی، اس کی نماز نہیں۔''

پھر جہری نماز میں بلند آواز کے ساتھ آمین کہے اور پھر اس کے بعد جو میسر ہو جہاں سے اور جتنا چاہے، قرآن مجید پڑھے۔

۷ پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھاتے ہوئے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے۔ رکوع میں اپنا سر پیٹھ کے برابر رکھے، یعنی سر نہ تو اونچا ہو اور نہ نیچا اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں انگلیوں کو کھلا رکھتے ہوئے دونوں گھٹنوں پر رکھے اور پورے اطمینان سے رکوع کرے اور اس دوران میں یہ دعا پڑھے: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ» ''میرا رب عظیم (ہر عیب سے) پاک ہے۔'' افضل یہ ہے کہ تین یا اس سے زیادہ مرتبہ یہ تسبیحات پڑھے۔ نیز اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ مذکورہ ذکر کے ساتھ یہ بھی پڑھے: «سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ» ''اے ہمارے پروردگار اللہ! تو پاک ہے، ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں۔ یا الٰہی! مجھے بخش دے۔''

⑧ پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کے برابر اٹھاتے ہوئے رکوع سے اپنا سر اٹھائے۔ امام ہو یا مقتدی وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت: ﴿سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ﴾ ''اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔'' اور پھر (اس کتابچے کے شروع میں مذکور) مسنون دعائیں پڑھے۔

⑨ پھر وہ اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے، اگر آسانی ہو تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے اور اگر مشکل ہو تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے۔ پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھتے ہوئے قبلہ رخ کرے اور ساتھ اعضا: ناک سمیت پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کے پنجوں پر سجدہ کرے، سجدے میں یہ پڑھے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى﴾ ''میرا بلند پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے۔'' تین یا اس سے زیادہ مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ اس کے ساتھ ساتھ درج ذیل دعا پڑھنا بھی مستحب ہے: ﴿سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ﴾ ''پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے پروردگار اور اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔'' سجدے میں کثرت سے دعا کرے، اس لیے کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے: ''چنانچہ تم رکوع میں اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں خوب دعا مانگو، تمھاری دعا قبولیت کے لائق ہوگی۔''

نماز فرض ہو یا نفل وہ سجدے میں اپنے رب تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا سوال کرے۔ سجدے میں وہ اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھے، اپنے پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اپنی

کہنیاں زمین سے اونچی رکھے، کیوں کہ نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے: ''سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی شخص (مرد ہو یا عورت) اس طرح اپنے بازو (زمین پر) نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے۔''

⑩ پھر وہ اللہ اکبر کہتے ہوئے (پہلے) سجدے سے سر اٹھائے، بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔ اس درمیانی جلسے میں اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں اور گھٹنوں کے اوپر رکھے اور پورے اطمینان سے یہ جلسہ کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَاجْبُرْنِيْ» ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی عطا کر، مجھے عافیت سے رکھ اور میرے نقصان پورے کر دے۔''

⑪ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے اور اس میں پہلے سجدے والے تمام اعمال بجا لائے۔

⑫ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے (دوسرے سجدے سے) سر اٹھائے، دو سجدوں کے درمیانی جلسے کی طرح ہلکا سا جلسہ کرے، جسے جلسۂ استراحت کہا جاتا ہے، جلسۂ استراحت مستحب ہے، اگر اسے ترک کر دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس جلسے میں کوئی ذکر اور دعا نہیں ہے۔ پھر اگر آسانی ہو تو اپنے گھٹنوں پر اعتماد کرتے ہوئے اور اگر مشکل ہو تو اپنے ہاتھوں کے سہارے دوسری رکعت کے لیے اٹھ کھڑا ہو۔ اس میں سورۃ الفاتحہ اور قرآن میں سے جو میسر ہو پڑھے اور پہلی ہی رکعت والے تمام افعال بجا لائے۔

⑬ اگر نماز ثنائی ہو، یعنی دو رکعتی ہو، جیسے: فجر، جمعہ اور عیدین کی نماز تو دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دایاں پاؤں کھڑا رکھتے ہوئے اور بایاں پاؤں بچھاتے ہوئے بیٹھ جائے۔ اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر یوں رکھے کہ سبابہ انگلی (انگشتِ شہادت) کے علاوہ ساری انگلیاں بند کر لے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے، اگر وہ اپنے دائیں ہاتھ کی خنصر اور بنصر (چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی) انگلی کو بند کر لے اور انگوٹھے اور درمیان کی بڑی انگلی سے حلقہ بنا لے اور انگشتِ شہادت سے اشارہ کرے تو بھی اچھا ہے، اس لیے کہ یہ دونوں طریقے نبی مکرم ﷺ سے ثابت ہیں۔ افضل یہ ہے کہ کبھی پہلے طریقے پر عمل کرے اور کبھی دوسرے طریقے پر۔ اور بایاں ہاتھ بائیں ران اور گھٹنے پر رکھے اور اس دوران میں تشہد پڑھے جو درج ذیل ہے:

« التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ » (رواه البخاري مسلم)

’’(میری ساری) قولی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ کے لیے خاص ہیں۔ اے نبی! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں۔ اور ہم پر اور اللہ کے (دوسرے) نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔''

پھر پڑھے:

« اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» (رواه البخاري ومسلم)

''اے اللہ! رحمت فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ یا الٰہی! برکت فرما محمد (ﷺ) اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح تو نے برکت فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔''

پھر چار چیزوں سے اللہ کی پناہ پکڑے اور یہ دعا پڑھے:

« اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ» (رواه مسلم)

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت میں آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری

پناہ میں آتا ہوں۔‘‘

پھر دنیا و آخرت کی جو بھلائی چاہے اس کی دعا مانگے۔ اپنے والدین اور دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، خواہ وہ فرض پڑھ رہا ہو یا نفل۔ اس کی دلیل نبی مکرم ﷺ کی وہ عمومی حدیث ہے جو آپ ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو تشہد کی تعلیم دیتے وقت ارشاد فرمائی تھی اور کہا تھا: ’’پھر اس کے بعد جو دعا اسے پسند ہو پڑھے۔‘‘ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ’’پھر جو مانگنا چاہے اس کا انتخاب کر لے۔‘‘ اس سے ثابت ہوا کہ بندہ اس مقام پر دنیا و آخرت کے ہر فائدے کی دعا کر سکتا ہے۔ پھر وہ «السلام علیکم ورحمة اللّٰه» کہتے ہوئے دائیں طرف اور «السلام علیکم ورحمة اللّٰه» کہتے ہوئے بائیں جانب سلام پھیرے۔

⑭ اگر ثلاثی نماز ہو، جیسے: نمازِ مغرب یا رباعی ہو، جیسے: ظہر، عصر اور عشا تو وہ مذکور تشہد اور نبی مکرم ﷺ پر درود پڑھے۔ پھر اپنے گھٹنوں کے سہارے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے ہوئے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہو، پھر اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھ لے، جیسا کہ ابھی مذکور ہوا ہے۔ صرف سورۃ الفاتحہ پڑھے۔ نمازِ ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اگر بعض اوقات سورۃ الفاتحہ کے بعد قرآن مجید کا کوئی حصہ پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیوں کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں نبی مکرم ﷺ سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر پہلے تشہد میں درود نہ پڑھے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اس لیے کہ پہلے تشہد میں درود کا پڑھنا مستحب ہے،

فرض و واجب نہیں۔ پھر مغرب کی تیسری رکعت کے بعد اور ظہر، عصر اور عشا کی چوتھی رکعت کے بعد اسی طرح تشہد پڑھے، جیسے دو رکعتی نماز میں پڑھنے کا ذکر گزر چکا۔ پھر وہ اپنی دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرے۔

نماز کے بعد مسنون اذکار:

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی طرف سے ہر مسلمان قاری و ناظر کی طرف:

سنت یہ ہے کہ مسلمان فرض نماز کے بعد وہ مسنون اذکار پڑھے جو اس کتابچے میں درج ہیں۔

سنتوں کا بیان:

ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے مشروع ہے کہ وہ چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشا کے بعد اور دو ہی رکعت نمازِ فجر سے پہلے پڑھے۔ یہ کل بارہ رکعتیں ہیں، ان رکعتوں کو سننِ موکدہ کہا جاتا ہے، کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضر میں ان کی حفاظت کرتے تھے، البتہ سفر میں فجر کی سنتوں اور وتر کے سوا سنتوں کو ترک کر دیتے تھے۔ فجر کی سنتوں اور وتروں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر و حضر میں حفاظت کرتے تھے۔ افضل یہ ہے کہ یہ سننِ موکدہ اور وتر گھر میں ادا کیے جائیں۔ ہاں اگر مسجد میں ان سنتوں کو ادا کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''انسان کی فرض نماز کے سوا وہی نماز افضل ہے جو گھر میں پڑھے۔''

بہرحال ان سنتوں کی حفاظت کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے، چنانچہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''جو شخص دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ

سنتیں ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔"

اگر وہ عصر سے پہلے چار رکعتیں، مغرب سے پہلے دو رکعتیں اور دو ہی رکعتیں عشا سے پہلے ادا کرے تو یہ مستحسن عمل ہے، کیوں کہ اس پر نبی مکرم ﷺ سے صحیح احادیث ثابت ہیں۔

اگر ظہر کے بعد چار رکعتیں اور اس سے پہلے بھی چار رکعتیں ادا کرے تو یہ بھی مستحسن ہے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "جو شخص ظہر سے پہلے اور اس کے بعد چار چار رکعتوں کی پابندی کرے گا، وہ آگ پر حرام کر دیا جائے گا۔"

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلىٰ آله وصحبه وسلم.

خاتمہ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سب کچھ جاننے والا کمال حکمت والا ہے، وہ اللہ جس نے اپنے اس فقیر بندے (طارق بن محمد القطان) کو اس کتابچے کو تیار کرنے کے ادنیٰ سے کام کی توفیق ارزاں فرمائی۔ اس کی سب تعریف ہے، اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اس کی رضا کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔ میں شکر گزار ہوں ہر اس شخص کا جس نے اس کتاب کی تیاری کے کسی بھی مرحلے میں میری معاونت کی اور فائدہ پہنچایا۔ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ یہ کتابچہ "التنويع في أذكار الصلاة" میری تصنیف ہے، بلکہ میں تو اس جگہ السعدی رحمہ اللہ کے کہے ہوئے دو شعر لکھنے پر اکتفا کروں گا:

فهذه فوائد جمعتها من   كتب أهل العلم قد حصلتها

''یہ کچھ مفید چیزیں ہیں جنھیں میں نے اہلِ علم کی ان کتابوں سے جمع کیا ہے جو مجھے حاصل ہوئیں۔''

جزاهم المولىٰ عظيم الأجر   والعفو مع غفرانه والبر

''ہمارا مولیٰ اللہ تعالیٰ انھیں عظیم اجر، عفو و درگزر، بخشش اور نیکیوں کی دولت سے مالا مال کرے۔''

میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور اس کی صفاتِ علیٰ کے وسیلے

سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ اس ادنیٰ سی کوشش کو قبول فرمائے اور اسے میرے لیے اور میرے مسلمان بہن بھائیوں کے لیے نفع مند اور مفید بنائے اور اس میں جو کوتاہی اور خطا سرزد ہوئی، اس سے درگزر فرمائے۔ وہی سب کچھ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

وصلى الله وسلم وبارك على عبده ورسوله محمد بن عبد الله وآله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، والحمد لله رب العالمين.

طارق بن محمد القطان

info@311amteen.com